بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

یداللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی

لاجماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کی تنظیمی ترجمان

مدیر مسؤل: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | 30 جمادی الاول 1431ھ 14تا20 مئی 10 | شمارہ 19 | فون 7656730 فیکس 7659847

جماعت اہلحدیث صوبہ سرحد کے امیر اغوا کر لیے گئے!

جماعت اہلحدیث کے صوبائی امیر، معروف عالم دین (ر) پروفیسر ثناء اللہ خان گھر سے فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے جیسے ہی مسجد اہل حدیث میں پہنچے تو وہاں گھات لگائے بیٹھے نامعلوم افراد نے انہیں پشاور سے اغوا کر لیا۔ تاحال انہیں اغوا کرنے والوں نے رہا نہیں کیا اور اس علاقے کی پولیس بھی سراغ لگانے میں ناکام اور جماعت کے ساتھ تعاون سے گریزاں ہے۔

پروفیسر صاحب انتہائی معتدل انسان اور پیرانہ سالی میں تھے دوران خطابت بھی انہوں نے کبھی فرقہ واریت کی بات نہیں کی جماعت اہلحدیث پاکستان، صدر پاکستان آصف علی زرداری، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، وزیرداخلہ رحمٰن ملک، اور چیف جسٹس آف پاکستان افتخار چوہدری، سے دردمندانہ اپیل کرتی ہے کہ موصوف کو اغوا کرنے والوں کو تلاش کریں اور پروفیسر ثناء اللہ خان کو بازیاب کرانے میں قانونی کاروائی کریں۔

[روزنامہ جنگ 10 مئی 2010ء]

www.jaamia.info جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

درس حدیث

حافظ نصر اللہ بھٹی

﴿نماز کی تاکید کا بیان﴾

اولاد کو نماز سکھاؤ: وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ مروا اولادكم بالصلوة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم في المضاجع. [ابوداود]

''روایت ہے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے، کہا کہ انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے، جب وہ ہوں سات برس کے اور مارو انکو ترک نماز پر جب وہ ہوں دس برس کے اور جدا کردو ان کو خواب گاہوں میں''

اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ بچوں کے والدین کو تلقین فرما رہے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں ہی نماز کی تعلیم دے کر نماز کا عادی بنانے کی کوشش کریں۔ اگر دس برس کے ہو کر نماز نہ پڑھیں تو والدین تادیبی کاروائی کریں انہیں سزا دے کر نماز کا پابند بنائیں اور دس برس کی عمر کا زمانہ چونکہ بلوغ کا قرب ہے اس لیے بہن بھائیوں وغیرہ اکٹھا نہ سونے دیں۔

ترک نماز سے کفر: وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة. [مسلم] ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! درمیان بندہ (مومن) کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے۔''

بے نماز سے متعلق صحابہؓ اور ائمہؒ دین کا فتویٰ: واضح ہو کہ تارک الصلوۃ اصحاب ظواہر کے نزدیک کافر ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابودرداءؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، اور غیر صحابہ میں امام احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ، ایوب السختیانیؒ، ابوداؤد الطیالسیؒ، وابوبکر بن ابی شیبہؒ کے قول کے مطابق تارک الصلوۃ کافر ہو جاتا ہے اور امام حمادؒ، مکحولؒ، امام شافعیؒ، اور امام مالکؒ، کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر (ان کا فتویٰ ہے کہ) قتل کیا جائے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں کیا جاتا۔ مگر (ان کے فتویٰ کی رو سے) قید شدید میں رکھنا چاہیے اور خوب سزا دینی چاہیے اور اس قدر ماریں کہ بدن سے خون بہنے لگے یہاں تک کہ توبہ کرے یا اس حالت میں مر جائے۔ [فتاوی اشرفیه بحواله تفسير مظهری، نفع المفتی و درمختار]

فرعون کے ساتھ حشر: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف. [احمد والدارمی والبیهقی]

جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا (مداومت نہیں کرتا، ہمیشہ نہیں پڑھتا، نماز کے فرائض، واجبات اور سنتیں پوری طرح ادا نہیں کرتا تو ایسی غیر مستقل اور بے قاعدہ نماز) نہ ہوگی واسطے اس کے نور، اور نہ (ایمان کی) دلیل، اور نہ بخشش (کا سبب) اور قیامت کے دن ہوگا وہ (عذاب میں) ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے''

لمحہ فکریہ: مسلمان بھائیو اور بہنو! ذرا غور کرو کہ یہ حال اس شخص کا ہوگا جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتا یا کبھی پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے اور نماز کے رکوع، سجود اور قومے، جلسے کو اطمینان و آرام سے پوری طرح ادا نہیں کرتا۔ نماز پر محافظت نہ کرنے والے ایسے آدمی کے حشر کے تصور سے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو بالکل نماز پڑھتا ہی نہیں ہے اس کا کیا انجام ہوگا؟ بھائیو اور بہنو! اس آنی فانی اور ہنگامی دنیا میں بیٹھ نہیں رہنا ایک دن رب کے حضور پیش ہونا ہے اس لیے آج ہی اس بات کا عزم لو کہ آئندہ نماز نہیں چھوڑیں گے اور اپنی اولاد کو نماز سکھاؤ، پڑھاؤ اور اس کا عادی بناؤ اور بچوں پر کڑی نظر رکھو کہ کوئی نماز چھوٹنے نہ پائے یہی مسلمان کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پانچ وقت کا نمازی بنائے۔ آمین

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 19
30 جمادی الاول ☆ 1431ھ
14 مئی ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس : 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0301-4002662

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	6
وحی الٰہی کا انکار اور........	9
دل کی زندگی	11
حنفی مقلد اور اہلحدیث......	13
مولانا اسحٰق بھٹی	17

زرِ تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

الشیخ ابو رجال

غلامی میں بدل جاتے ہیں قوموں کے ضمیر!

اس دور میں جبکہ غلامی عملاً حقیقتاً پائی جاتی تھی بغداد کی ایک رات کا واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ خلیفہ وقت ہارون الرشید تھے اور شہر کی ایک جامع مسجد میں اس رات فرزند مکہ امام شافعیؒ درس و تدریس کی مجلس سجائے بیٹھے تھے۔ اتنے میں امام صاحب نے دیکھا ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے لوگوں کو اس طرح سے دیکھنا شروع کیا جیسے کسی کو ڈھونڈ رہا ہے مشعل اس کے ہاتھ میں تھی امام صاحب جو کہ انتہائی غور اور توجہ سے اسے دیکھ رہے تھے اپنے شاگرد ربیع سے فرمایا کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ تمہارا ایسا غلام جو کہ حبشی ہے اور جس کی ایک آنکھ میں نقص ہے کہیں غائب تو نہیں ہوا؟ کھو تو نہیں گیا؟

شاگردوں نے حکم کی تعمیل کی وہ شخص شاگردوں کے ساتھ ہی امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا حضور اگر آپ کے علم میں ہے میرا غلام کہاں ہوگا فرمایا وہ تو کسی قید خانے میں بند پڑا ہوگا امام صاحب کے لہجہ میں بلا اعتماد تھا کہ وہ اور اس کے ہم نشیں حیرت زدہ ہو کر رہ گئے۔ اس شخص کے جانے کے بعد امام صاحب دوبارہ اپنے مکالمے میں مصروف ہو گئے تھوڑی دیر بعد وہ شخص پھر امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میرے ساتھ تعاون کیا اور رہنمائی فرمائی اب امام صاحب کے شاگردوں نے حیران ہونے کی باری تھی یہ تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے غیب سے خبریں آنا شروع ہو گئیں ہیں۔ شکر ہے کہ وہاں پہ کوئی کمزور عقیدہ والا نہیں تھا ورنہ علم غیب ثابت ہو جاتا۔ شاگردوں میں ایک شاگرد سے نہ رہا گیا اس نے بے تاب ہو کر پوچھ لیا یہ سب کیا ہے؟ اس شخص کے غلام کا آپ سے کیا لینا دینا ہے؟ آپ مکہ سے تشریف لائے ہیں امام صاحب مسکرائے اور فرمانا شروع کیا اس شخص کے داخلے کے وقت اس کی چال ڈھال بتا رہی تھی کہ یہ شخص کسی کی تلاش میں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ شخص اس طرف زیادہ توجہ دے رہا تھا کہ جہاں حبشی غلام سوئے تھے اور میں نے محسوس کیا یہ ہر خوابیدہ شخص کی بائیں آنکھ کی طرف متوجہ ہو رہا ہے روشنی زیادہ تر وہاں ڈال رہا ہے انہیں چیزوں سے میں نے اندازہ لگا لیا۔ پرجوش شاگرد نے اگلا سوال کیا کہ جناب آپ نے یہ کیسے جان لیا ہے؟ کہ اس کا غلام کسی قید خانہ میں ہوگا امام صاحب نے انتہائی دھیرج سے جواب دیا غلام بھوک کی حالت میں چوری کرتا ہے اور بھرے پیٹ کی صورت میں بدکاری کی طرف مائل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے دونوں حالتوں میں کسی ایک کا بھی شکار ہوتا اس کا انجام قید خانہ ہی ہو سکتا ہے اور حدیث میں بھی ہے مومن کی فراست سے ڈرو۔ یہ مومن کی فراست ہے یہ علم غیب نہیں کیونکہ علم غیب "ما لا یدرک بالحواس ولا یقتضیه بداهة العقل" ہوتا ہے۔

اب ان قوموں کو دیکھیے جن کی روحوں میں صدیوں سے غلامی سرایت کرچکی ہے کیا وہ بھوک کی حالت میں دھوکہ فراڈ ملاوٹ کی طرف، اور سیر ہونے کی صورت میں بدکاری اور عیاشی کی طرف مائل نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا؟ اب جبکہ غلامی والا دور اور انداز نہیں رہا مگر غلامی نئے چوغوں کی شکل میں نمودار ہورہی ہے اسی غلامی یعنی ذہنی غلامی کا نتیجہ ہے کہ امریکہ نے ایران، سعودی عرب، سوڈان، شام، افغانستان، عراق، لبنان، لیبیا، یمن صمالیہ، نائجیریا، الجیریا اور کیوبا کے باشندوں کی امریکی ائرپورٹوں پر برہنہ تلاشی کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی بھی امریکی انہیں ملکوں میں جائے اور اس کی برہنہ کرکے تلاشی لی جائے اور کوئی پاکستان افسر یا وزیر احتجاجاً امریکہ نہیں جائے گا کیا یہ ممکن ہے؟ نہیں۔ نہیں۔ نہیں کیونکہ امریکن غلاموں کی نفسیات کے واقف ہیں اور اس کے بعد ہی انہوں نے یہ قدم اٹھایا باقی دہلی کو فتح کرنے والے فاتحین میں سے ایک جب اس نے شاہ رنگیلا کو شکست دے کر دہلی پہ قبضہ کیا اور حرم کے اندر اس نے جو سلوک مغل شہزادیوں سے کیا خاص کر ان کے شاہ کی موجودگی میں رقص کروایا اور خود تلوار ایک طرف ڈال کر اپنے آپ کو سوتا ظاہر کیا مگر مغل شاہ کو اس وقت بھی غیرت نہ آئی کیونکہ یہ غلاموں کی نفسیات کا حصہ ہے اسی لیے اس فاتح نے سب کچھ کیا۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی سے جو کہ غلام قوم کی بیٹی ہے یہ سلوک بھی اسی اصول کے تحت کیا جارہا ہے، یہ پرانا سلسلہ ہے امریکہ آج سے نہیں بلکہ 1951 اور 52ء سے ایسی مذموم حرکتیں کرتا چلا آرہا ہے پچاس سے ترپن تک کورین بار میں امریکہ نے 3 لاکھ چھبیس ہزار آٹھ سو تریسٹھ فوجی بھجوائے جن میں سے چھتیس ہزار پانچ سو چوالیس مارے گئے اس جنگ پر امریکہ نے تین سو بیس ارب ڈالر خرچ کیے اس جنگ میں 15 لاکھ انسان ختم ہوگئے۔ ویتنام میں 1964ء سے 1973ء تک امریکہ نے 5 لاکھ انچاس ہزار فوجی بھجوائے ان میں سے اٹھاون ہزار کے لگ بھگ قتل ہوگئے اس جنگ میں امریکہ نے چھ سو چھیاسی ارب ڈالر خرچ کیے اور اس جنگ میں 13 لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا 91ء 92ء میں گلف وار میں چھ لاکھ چھیانوے ہزار پانچ سو پچاس فوجی بھجوائے جن سے تین سو بیاسی مارے گئے اس جنگ میں امریکہ نے 96 ارب ڈالر خرچ کیے۔ 2003ء میں گلف وار دوم میں امریکہ نے پہلی مرتبہ ایک لاکھ پندرہ ہزار فوجی بھجوائے پھر اڑھائی لاکھ جن سے تقریباً ساڑھے چار ہزار قتل ہوگئے اس جنگ پر چھ سو اڑتالیس ارب ڈالر خرچ ہوئے اور گلف وار میں مجموعی طور پر ایک لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا۔ اس کے بعد 2001ء میں 71 ہزار فوجی بھیجے اور ایک سو کتر ارب ڈالر خرچ ہوئے بعد میں تیس ہزار فوجی اور بھیجے گئے اور لاکھوں انسان قتل ہوئے یہ حقائق ہے کہ جنگی جنون میں امریکہ کا کوئی دوسرا مقابلہ کرسکتا ہے مگر خواہش وہی کہ ساری دنیا اس کی غلامی کرے۔

امریکہ وہ واحد سپر پاور ہے جسے چاہے لتاڑ تار ہے کوئی اس کی حکم عدولی نہ کرے سب انسان اس کی چوکٹ پہ جھکیں چونکہ وہ غلاموں کی نفسیات سے واقف ہیں۔ جنگی جرائم کو چھوڑیں دیگر جرائم کے حوالے سے بھی کافر ممالک آگے ہیں۔ مجموعی جرائم میں پہلے دس نمبر آئس لینڈ سویڈن، نیوزی لینڈ، گرینیڈا، ناروے، برطانیہ، ڈنمارک، فن لینڈ، اسکاٹ لینڈ اور کینیڈا شامل ہیں خودکشی میں ٹاپ ممالک میں نیوزی، لینڈ فن لینڈ، سوئزر لینڈ، کینیڈا، آسٹریا، آسٹریلیا، امریکہ بلجیم، فرانس اور سویڈن سرفہرست ہیں۔ قتل کے اعتبار سے انڈیا، روس، کولمبیا، جنوبی افریقہ، امریکہ، میکسیکو، ینزیلا، فلپائن، تھائی لینڈ اور یوکرین ہیں۔

منشیات میں جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، ساؤتھ افریقہ، سوئز لینڈ، بلجیم، سویڈن، اٹلی، پولینڈ، اور جاپان سرفہرست ہیں یہ اعداد و شمار بین الاقوامی ہیں۔ لیکن ان کا کسی مسلمان سے دور کا تعلق واسطہ نہیں۔ اس وقت پوری دنیا میں کافر ممالک بدامنی، قتل غارت گری اور افراتفری کے حوالے سے آگے ہیں لیکن ان کا میڈیا ان کے جرائم چھپاتا ہے کیونکہ آقاؤں کی بھی نفسیات ہوتی ہیں اور ہمارا میڈیا ان کے گن گاتا ہے اور ہمارے سیاسی لیڈر بھی حتیٰ کہ بعض مذہبی لیڈر بھی امریکہ کے دیوانے ہیں کیونکہ غلاموں کی بھی نفسیات ہوتی ہیں۔ کراچی میں پچھلے دنوں جلیٹ کمپنی والوں نے ایک دن میں 25 سو داڑھیاں صاف کرکے ورلڈ ریکارڈ بنانے کی جسارت کا اعلان کیا تھا اور سندھ حکومت نے اس کی اجازت دے دی تھی حجاب کے بعد اب اس کی باری تھی مگر اہل ایمان کے بھرپور احتجاج نے اسے ناکام بنادیا ہے۔ لیکن سوال وہی ہے داڑھی تمام انبیاءؑ کی سنت ہے آخر اس توہین کا ایک اسلامی ملک میں کرنے کا مقصد وہی پرانا اصول کہ غلاموں کی نفسیات سے دنیا واقف ہے گو کہ یہاں ان کا اندازہ غلط ثابت ہوا مگر حکومت سندھ نے غلامی کا حق ادا کردیا۔ مئی 1799ء میسور کی سلطنت کا خاتمہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ آقا کبھی غلاموں میں کسی غیرت مند کا وجود برداشت کرنے کو تیار نہیں حالانکہ صرف 8000 ہزار مربع کلومیٹر پر پھیلی ہوئی سلطنت سے انہیں کیا خطرہ تھا ہاں خطرہ تھا وہ غلامی کے نظریات کو خطرہ تھا۔ میسور کی ریاست کے اوپر تبصرہ کرتے ہوئے ایک انگریز مصنف لکھتے ہیں "کتاب کا نام ہے کمپنی کی حکومت صفحہ نمبر 226 کہ فوج کی تنظیم اور جدید حالات حرب وضرب کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ میسور کی فوج یورپ سے مہذب سے مہذب ملک کی فوج سے کسی حالت میں پیچھے نہیں۔" سلطان کا خاتمہ کیوں کیا کیونکہ وہ غلامی سے انکاری تھا کیونکہ سلطان فرانسیسیوں سے امداد کی درخواست کی تھی اور یہ چیز ایک غلام کے معیار سے بہت بلند تر تھی اسے انگریز برداشت نہ کرسکے اور غدار پیدا کردیے۔" اب سے دو سال قبل ملک سائنس تعلیم اور ٹیکنالوجی میں بڑی ترقی کررہا تھا چند سالوں میں تین ہزار طالبعلم سالانہ P-H-D کے لیے بیرون ملک جارہے تھے۔ 35 ہزار پہلے ہی پی ایچ ڈی کرچکے تھے مگر آقاؤں کے لیے یہ بات قابل قبول نہیں کیونکہ وہ غلاموں کی نفسیات سے واقف ہیں اور غلام آقاؤں کے مزاج سے واقف ہیں۔

☆..........☆..........☆

الاستفتاء

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

سجدہ تعظیمی شرک ہے یا حرام؟

سوال: سجدہ تعظیمی غیر اللہ کو یعنی انبیاء اولیاء کو کرنا شرک اکبر ہے یا حرام کبیرہ گناہ؟ اور آدمؑ کو جو ملائکہ سے سجدہ کروایا گیا وہ سجدہ تعظیمی تھا یا تعبدی؟ اور خدا نے ملائکہ سے سجدہ کیوں کرایا جبکہ اس نے شرک کو کسی شریعت میں جائز نہیں کیا؟ دوسرے حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا تھا "قال اللہ تعالیٰ: ورفع ابویه علی العرش وخروا له سجدا. [سورة یوسف] اس سے ظاہر ہے کہ شریعت یوسفی تک سجدہ تعظیمی جائز تھا اگر شرک ہوتا تو کسی شریعت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ شرک تمام شرائع انبیاء میں حرام تھا، جو لوگ سجدہ تعظیمی کو شرک اکبر کہتے ہیں وہ اسلام میں غلو کرتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بے شک کفر کسی شریعت میں جائز نہیں مگر اس کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں، مثلاً آدمؑ کے وقت بہن بھائی میں نکاح جائز تھا، اب کوئی شخص کرے تو وہ کافر ہے اور بحکم آیت کریمہ: "افرایت من اتخذ الٰهه هواه" مشرک ہے۔ ٹھیک اسی طرح سجدہ تعظیمی کہو یا تعبدی کہو جب خدا کے حکم سے ہو تو وہ غیر کی عبادت نہیں جب خدا کے حکم کے خلاف ہو تو وہ غیر کی عبادت ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے: "ان الحکم الا للہ" نیز قرآن شریف میں ہے: "ام لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین مالم یاذن به اللہ" یعنی حکم صرف خدا ہی کے لیے ہے کیا انکے لیے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی قرآن مجید میں ہے: لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون. "یعنی سورج چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس ذات کو سجدہ کرو جس نے انکو پیدا کیا اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو۔

اس آیت میں مطلق سجدہ سے نہی فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ اس ذات کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج چاند پر بند نہیں بلکہ سجدہ خالق کا حق ہے مخلوق کا نہیں سورج چاند ہو یا کوئی اور مخلوق اور "ان کنتم ایاه تعبدون" کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہو گیا تو پھر خاص خدا کے عابد نہیں رہو گے بلکہ مشرک ہو جاؤ گے اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے: "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی" "یعنی کہہ دے اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے خواہ کسی طرح سے ہو تو پھر خدائی محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیت بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہیے کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اسکا نام سجدہ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص خدا کے عابد نہیں رہ سکتے بلکہ مشرک ہو جاؤ گے گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ رکھے اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے فتاویٰ ابن تیمیہ میں ہے: اما تقبیل الارض ورفع الراس ونحو ذلک مما فیه السجود مما یفعل قدام بعض الشیوخ وبعض الملوک فلایجوز بل لایجوز الانحناء کالرکوع ایضا کما قالوا للنبی ﷺ: الرجل منا یلقی أخاه أینحنی له ؟ قال: "لا" ولما رجع معاذ من الشام سجد النبی ﷺ فقال: "ماهذا یامعاذ" قال یارسول اللہ ﷺ رأیتهم فی الشام یسجدون لاساقفتهم ، ویذکرون ذلک عن أنبیائهم فقال : کذبوا علیهم لو کنت امرآ احد آن یسجد لاحد لامرت المراة أن تسجد لزوجها من أجل حقه علیها یامعاذ انه لاینبغی السجود الا اللہ "وأما فعل ذلک تدینا وتقربا فهذا من أعظم المنکرات ومن اعتقد مثل هذا قربة وتدینا فهو ضال مفتر، بل یبین له أن هذا لیس بدین ولا قربة فان اصر علی ذلک استتیب فان تاب والاقتل.

[فتاویٰ ابن تیمیہؒ جلد اول ص ۳۷۲]

"یعنی زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور مثل اسکے جس میں سجدہ ہے جو بعض مشائخ اور بعض بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا ہے یہ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں چنانچہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لیے جھکے؟ تو فرمایا نہ اور جب معاذؓ سفر شام سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا فرمایا: اے معاذ! یہ کیا؟ کہا، میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علماء کو سجدہ کرتے ہوئے اسے اپنے انبیاء کا حکم قرار دیتے ہیں فرمایا یہ جھوٹ ہے اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے بوجہ اس کے کہ اس خاوند کے ذمہ ہے۔ [بقیہ صفحہ 10]

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 27) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۵۵)

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''کہ اے عیسیٰؑ! میں تمہیں پوری طرح لینے والا ہوں یعنی تمہیں (پورے جسم کیساتھ) اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور (میں) تجھے کافروں (کی برائی) سے پاک (محفوظ) رکھوں گا اور تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت کے دن تک کافروں پر غالب رکھوں گا پھر تم سب کو (ایک دن) میرے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر (اس دن) میں تمہارے درمیان ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کررہے ہو فیصلہ کروں گا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

مُتَوَفِّيكَ: (میں) تجھے پوری طرح لینے والا ہوں۔

رَافِعُكَ: (میں) تجھے روح بمعہ جسم اٹھانے والا ہوں۔

مُطَهِّرُكَ: (میں) تجھے پاک کرنے والا ہوں۔

فَأَحْكُمُ: پھر میں فیصلہ کروں گا۔

ماقبل سے مناسبت:

گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے غلط عقائد کی تردید کرتے ہوئے اپنی توحید اور قدرت کاملہ کا اظہار فرما کر حضرت عیسیٰؑ اور آپکی والدہ حضرت مریمؑ پر اٹھنے والے اعتراضات کا جواب دیا اس آیت میں بھی اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اہل کتاب کے غلط نظریہ اور باطل عقیدہ (کہ عیسیٰؑ کو سولی چڑھادیا گیا) کی تردید کرتے ہوئے پھر اپنی قدرت کاملہ کا تذکرہ فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو سولی نہیں چڑھایا گیا بلکہ میں نے اسے روح اور جسم سمیت آسمان پر اٹھالیا ہے۔

التوضیح: إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اس کی ہدایت کے اسباب بھی پیدا فرمائے اور سلسلہ نبوت اسی چیز کی کڑی ہے انبیاءؑ لوگوں کو پیغام ہدایت پہنچاتے رہے تو کچھ لوگوں نے اس پیغام ہدایت کو قبول کرتے ہوئے احکام خداوندی پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور آخرت کی کامیابیاں حاصل کرلیں اور وہ انبیاءؑ کے ساتھ مل کر پیغام الٰہی کو پھیلانے والے بن گئے لیکن کچھ لوگوں نے نہ صرف اس پیغام ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ وہ اس پیغام کو سنانے والوں کے خلاف برسر پیکار ہوگئے۔ بسا اوقات انہوں نے ان پیغام رساؤں کو اذیتیں دیں، حتیٰ کہ انہیں قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا

انبیاءؑ اور سنت الٰہی:

انبیاءؑ نے پیغام الٰہی کے پہنچانے میں کبھی سستی اور کاہلی نہیں کی بلکہ انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کرتے رہے لیکن اسکے باوجود مخالفین کی عداوت جب اپنی انتہا اور عروج کو پہنچتی اور وہ انبیاءؑ کے معجزات کو بھی ماننے سے انکار کردیتے تو اس وقت اللہ تعالیٰ یا تو اس نبی کو وہاں سے ہجرت کرنیکا حکم صادر فرماتے جیسا کہ ابراہیمؑ نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کی حضرت موسیٰؑ نے مصر سے شام کی طرف ہجرت کی، رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ کی طرف بحکم الٰہی ہجرت فرمائی یا پھر اس نافرمان قوم کو عذاب کیساتھ تباہ برباد کردیا جاتا جیسا کہ قوم عاد، قوم ثمود اور قوم لوط کی مثالیں موجود ہیں اسی طرح جب عیسیٰؑ کی مخالفت عروج پر تھی اور انہیں اہل کتاب نے قتل کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے جس طرح دوسرے انبیاءؑ کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا اسی طرح عیسیٰؑ کو زمین سے آسمان کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں آکر یہود پر غلبہ حاصل کرکے احکام الٰہی کا نفاذ کریں

نزول عیسیٰؑ اور حدیث رسول ﷺ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا، فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعَ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَایَقْبَلَہٗ اَحَدٌ، حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا"

"کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابن مریمؑ ضرور تم میں عادل حکمران بن کر اتریں گے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کریں گے مال عام ہوگا اور اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا اس وقت ایک سجدہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہوگا۔" [صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم ج۳ ص ۱۲۷۲ رقم الحدیث : ۳۲٦٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّھَاتُھُمْ شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ اِنَّہٗ نَازِلٌ، فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاعْرِفُوْہُ: رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ، عَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ، کَاَنَّ رَاْسَہٗ یَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ یُصِبْہُ بَلَلٌ، فَیَدُقُّ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ، وَیَدْعُو النَّاسَ اِلَی الْاِسْلَامِ، فَیُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ، وَیُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ ثُمَّ یَقَعُ الْاَمَنَۃُ عَلَی الْاَرْضِ، حَتّٰی تَرْتَعَ الْاَسْوَدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ الْاُسْدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَیَلْعَبُ الصِّبْیَانُ بِالْحَیَّاتِ لَاتَضُرُّھُمْ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً، ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ.

"کہ انبیاءِ کرام سب کے سب علاتی بھائی ہیں (جن کا باپ ایک ہو) لیکن ان کی مائیں مختلف ہیں۔ ان کا دین ایک ہے میں عیسیٰؑ کا دوسرے لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یقیناً وہ (عیسیٰؑ) دوبارہ دنیا پر آنے والے ہیں، تو تم انہیں دیکھتے ہی پہچان لوگے درمیانے قد اور گندمی رنگت کے حامل ہوں گے ہلکے زرد رنگ کی دو چادریں پہنے ہوئے ہونگے ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہونگے حالانکہ انہیں کوئی تر چیز نہ پہنچی ہوگی وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ کو ختم کردیں گے اور وہ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینگے ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کو بقیہ تمام ادیان پر غالب کردیں گے انکے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرینگے پھر زمین پر امن قائم ہوجائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کیساتھ چرے گا، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ سانپ بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے وہ زمین پر چالیس سال تک ٹھہریں گے پھر وہ فوت کیے جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ [مسند امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ٤٠٦] [الموسوعة الحديثية مسند الام احمد بن حنبل ج ۱٥ ص ۱٥۳،۱٥٤ رقم الحدیث: ۹۲۷۰ ...... سنن ابی داود کتاب الملاحم باب خروج الدجال ص ۷۷۳،۷۷٤ رقم الحدیث : ٤۳۲٤ ...... صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان کتاب التاریخ باب اخبارہ ﷺ ذکر البیان بأن عیسیٰؑ ابن مریم اذانزل یقاتل الناس علی الا اسلام ج ۱٥ ص ۲۳۳ رقم الحدیث : ٦۸۲۱]

مُتَوَفِّیْ کا معنیٰ:

آیت مبارکہ میں لفظ مُتَوَفِّیْکَ بیان ہوا ہے جس کا مصدر تَوَفِّی آتا ہے۔ جس کا لغوی معنیٰ پورا پورا لے لینا کا ہے، لیکن مجازاً اس کے معنیٰ موت دینے اور سلا دینے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:
"اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی" اللہ ہی (لوگوں کی) جانیں اس وقت بھی قبض کرتا ہے جب انہیں موت آتی ہے اور اس وقت بھی قبض کرتا ہے جب انہیں موت نہیں آتی (بلکہ) نیند آتی ہے پھر جن جانوں پر اللہ تعالیٰ موت کا حکم صادر فرماتا ہے انہیں روک تو لیتا ہے اور دوسری جانوں کو ایک وقت مقررہ تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ اس آیت میں لفظ یَتَوَفّٰی موت اور سلا دینے کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔ لیکن آیت مبارکہ میں "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" میں لفظ تَوَفِّی اپنے لغوی اور حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس معنیٰ کی تعیین کا قرینہ لفظ اِلَیَّ ہے۔ کیونکہ مُتَوَفِّیْکَ میں لفظ مُتَوَفِّیْ مصدر ہے اور یہ تین معنوں میں مستعمل ہے 1۔ کسی چیز کو پورا لینا 2۔ موت دینے والا 3۔ سلا (نیند) دینے والا۔ اگر مُتَوَفِّی کے معنیٰ موت کے لیے جائیں تو یہ الفاظ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ میں تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں بے مقصد ہو کر رہ جاتے ہیں لہٰذا اس آیت میں مُتَوَفِّی کے معنیٰ پورا یا کامل طور پر لینے کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ میں کامل طور پر لینے والا ہوں وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یعنی روح اور جسم سمیت اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ [تفسیر الطبری ج ۵ ص ۴۴۸،۴۴۹]

ملاحظہ:

رَافِعُکَ اِلَیَّ کا معنیٰ مرتبہ مقام بڑھانے کے نہیں اس لیے کہ جب رَافِعٌ مرتبہ کی بلندی کے لیے آتا ہے تو اس کے بعد اِلَیَّ نہیں ہوتا بلکہ مفعول بہ ہوتا ہے جیسا کہ دو سجدوں کے درمیان پڑھی جانے والی مسنون

دعااَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری حالت کی اصلاح فرما، وَارْفَعْنِیْ مجھے بلند مرتبہ عطافرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطافرما۔[رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدر کتاب الصلوۃ ج ۱ ص ۲۷۱] اس مسنون دعامیں ارْفَعْنِیْ سے مراد بلندی ومرتبہ کی دعا ہے یہاں رَفَعَ کے بعد لفظ اِلٰی نہیں آیا بلکہ مفعول بہٖ آیا ہے اس لیے اس کا معنٰی مرتبہ کی بلندی کی دعا ہے لیکن اگر رَفَعَ کے بعد اِلٰی آجائے تو پھر روح سمیت جسم کو اوپر اٹھالینے کے علاوہ کوئی معنٰی مراد نہیں لیا جاسکتا اس لیے رَافِعُکَ کے صحیح معنٰی زندہ اٹھالینے کے ہیں۔

لہٰذا مُتَوَفِّیْکَ کے معنٰی روح بمعہ جسم زندہ اٹھانے کے ہیں اسکی مزید تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے:

"وَمَاقَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مَالَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَاقَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ۔" انہوں نے نہ انکو قتل کیا اور نہ پھانسی دی بلکہ انکے لیے (کسی دوسرے آدمی کو عیسیٰؑ کی) شبیہ دے دی گئی (انہوں نے اس شبیہ کو قتل کیا عیسیٰؑ کو نہیں) بے شک جولوگ (اب بھی انکے) قتل کے سلسلہ میں اختلاف کررہے ہیں وہ شک وشبہ میں مبتلا ہیں اس معاملہ میں انہیں مطلقاً کوئی علم نہیں، محض وہم وگمان کی پیروی کررہے ہیں یقیناً ان لوگوں نے عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا ان کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔اس آیت میں رَافِعُکَ اِلَیَّ تو موجود ہے لیکن مُتَوَفِّیْکَ نہیں ہے۔اس آیت میں وَمَاقَتَلُوْہُ کے الفاظ موت کی صریحاً نفی کررہے ہیں انکے آگے والا لفظ بَلْ میں مزید موت کی نفی پر تائید ہے اور رَفَعَہُ اللّٰہُ میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ کافر عیسیٰؑ کو قتل نہیں کرسکے انکو اللہ نے زندہ اپنی طرف اٹھالیا اس معنٰی اور مفہوم کو مذکورہ بالا نزول عیسیٰؑ پر دلالت کرنیوالی احادیث رسول متعین کررہی ہے:"وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا" اللہ نے عیسیٰؑ کو کفار کی ہر ایذا اور ناپاک عزائم سے دور رکھنے کا وعدہ فرمایا اگرچہ انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کرنیکا پختہ ارادہ بنالیا لیکن وہ کسی صورت میں بھی اپنے اس عزم میں کامیاب نہ ہوسکے ان الفاظ میں عیسیٰؑ کو ایک تسلی اور اطمینان دلایا جارہا ہے کہ کافروں کی ہر قسم کی شر اور اہانت سے عیسیٰؑ محفوظ رہینگے اور وہ ان کو کسی قسم کا نقصان یا ان کی اہانت نہیں کرسکیں گے۔

اسی وعدے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر اس طرح ذکر کیا: وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْکَ۔[پ ۷: المائدہ]

بنی اسرائیل نے عیسیٰؑ کو ایذا پہنچانی چاہی تو میں (اللہ) انکو اپنے نبی (عیسیٰؑ) سے روک دیا" وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ" اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو مزید تسلی دیتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ قیامت تک تمہاری اتباع کرنے والوں کو میں ان کفار پر (یہودیوں) غالب رکھوں گا۔اللہ نے یہ وعدہ اس طرح پورا کیا کہ نصاریٰ کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں اور وہ یہودیوں پر غالب رہے اور انکی (یہود) کوئی حکومت دنیا میں قائم نہ ہوسکی ارض فلسطین میں اگر یہودی ریاست قائم ہوئی تو وہ بھی نصاریٰ کی مرہون منت ہے اور انکے ہی وہ تابع ہیں۔اسکے بعد مسلمان جو رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے تابع ہوئے کیونکہ رسول اللہ کا پیغام دین حقیقت میں عیسیٰؑ کا ہی پیغام اور دین ہے صدیوں تک مسلمان غالب رہے۔

اعتراض: مسلمان موجودہ دور میں مجموعی طور پر مغلوب ہیں؟

جواب:

حقیقت میں مسلمان عیسیٰؑ اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے پیروکار نہیں رہے اگر آج بھی وہ دین حق کی پیروی کرلیں تو مسلمان تمام دنیا پر غالب آسکتے ہیں کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے:"اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔" اور یہ وعدہ قیامت تک قائم ہے۔

"ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ۔"

عیسیٰؑ اور رحمٰن کے پانچ وعدے:

اللہ نے اس آیت میں عیسیٰؑ کے ساتھ درج ذیل پانچ وعدے فرمائے۔

1۔عیسیٰؑ کی موت یہودیوں کے ہاتھوں قتل سے نہیں ہوگی بلکہ قرب قیامت آسمان سے زمین پر اتریں گے اور ان پر طبعی موت آئیگی اس وعدہ پر احادیث صحیحہ متواترہ بکثرت دلالت کرتی ہیں

2۔عیسیٰؑ کو روح مع الجسم آسمان کی طرف اٹھالیا جائیگا جو اسی دور میں ہی پورا کردیا گیا جس پر قرآن کی آیت:"وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ" کہ یہودیوں نے عیسیٰؑ کو یقینی طور پر قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انکو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو دشمنوں کے تمام الزامات سے پاک کرنیکا وعدہ فرمایا تھا اور اس کی تکمیل رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ کی گئی آپ ﷺ نے عیسیٰؑ پر لگائے گئے تمام الزامات کی واضح طور پر تردید کی۔

4۔عیسیٰؑ کے متبعین قیامت تک غالب رہیں گے اور اس اتباع سے مراد نبوت عیسیٰؑ کا اعتقاد اور اقرار ہے جس میں نصاریٰ اور اہل اسلام دونوں شریک ہیں۔

5۔قیامت کے روز مذہبی اختلافات کا فیصلہ فرمانے کا وعدہ بھی پورا ہوگا

[تفسیر معارف القرآن ج ۲ ص ۷۷،۷۸]

[بقیہ: صفحہ نمبر 5]

وحی الٰہی کا انکار اور ہماری بے حسی

قسط: 3

عطا محمد جنجوعہ

ثقافت اسلام سے جدا نہیں: برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کے دور میں سیاست کو دین سے الگ کرنے کی مہم شروع ہوئی تو اس دور میں علامہ اقبالؒ و دیگر مخلص راہنماؤں نے پرزور مزاحمت کی۔ پاکستان میں سرکار کی سرپرستی میں ادارہ ثقافتِ اسلامیہ قائم ہوا۔ جو ثقافت کو اسلام سے جدا کرنے کے لیے سرگرم عمل رہا۔ اب ممتاز دینی خاندان کے چشم و چراغ مولانا زاہد الراشدی نے بھی ایک حدیث سے اس کا جواز تلاش کیا۔ بخاری، کتاب النکاح، باب عظمۃ الرجل سے تفصیلی روایت کا خلاصہ یہ ہے "مکہ کے مہاجرین کے ہاں کسی عورت کا خاوند کو کسی بات پر ٹوکنا سرے سے متصور نہ تھا۔ جبکہ انصار کے خاندانوں میں عورتوں کو یہ آزادی حاصل تھی کہ وہ خاوند کو کسی بات پر ٹوک سکتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک روز ان کی بیوی نے کسی بات پر ٹوک دیا تو انہیں بہت غصہ آیا، بیوی نے جواب دیا کہ مجھے ڈانٹنے کی ضرورت نہیں، یہ تو جناب نبی کریم ﷺ کے گھر میں بھی ہوتا ہے۔ ان کی ازواج مطہرات کسی بات پر ٹوک دیتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس بات سے تعبیر کیا کہ انصار کی عورتوں کی عادات ہماری عورتوں پر اثر انداز ہوتی جا رہی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی غصہ کی حالت میں سیدھے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے جو ان کی بیٹی تھیں اور انہیں سمجھایا بجھایا کہ ایسا مت کیا کرو وہ تو بیٹی تھی خاموش رہیں۔ مگر یہ بات جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ سے کہنا چاہی تو انہوں نے آگے سے یہ کہہ کر ٹوک دیا کہ "آپ نے میاں بیوی کے معاملات میں بھی مداخلت شروع کر دی ہے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ صرف یہ فرمایا کہ "آخر ام سلمہ ہے۔"

دور نبوی ﷺ کے اس طرز کے واقعات اور روایات واحادیث کی روشنی میں: آج کے عالمی حالات میں کہاں ایڈجسٹمنٹ کی گنجائش ہے۔ کہاں انکار اور کہاں درمیان کا راستہ نکالا جا سکتا ہے۔ میں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے دین اور ثقافت کے درمیان، حد فاصل قائم نہیں رہنے دی اور بہت سے معاملات میں دونوں کو گڈمڈ کر دیا ہے، حالانکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دین کی بنیاد آسمانی تعلیمات پر ہے اور اس کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے جبکہ ثقافت کی بنیاد ایک علاقہ میں رہنے والے لوگوں کے درمیان خود بخود تشکیل یا پائی جانے والی معاشرتی اقدار و روایات پر ہوتی ہے اور اس کا سرچشمہ، سوسائٹی اور اس کا ماحول ہوتا ہے مگر ہم نے بعض معاملات میں اپنی علاقائی ثقافتوں پر دین وشریعت کا لیبل لگا کر انہیں ساری دنیا سے ہر حال میں منوانے کی قسم کھا رکھی ہے جس سے طرح طرح کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں [الشریعہ مئی 2005ء ص ۶ تا ۷]

اسلام میں نیکی کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا مردوں کی صرف ذمہ داری نہیں عورتوں کی بھی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی نے احادیث اور سیرت کی کتب سے متعدد واقعات نقل کیے ہیں، جن میں عورتوں نے اپنے خاوند و دیگر رشتہ داروں کو روک ٹوک کی ہے۔ ایک واقعہ پیش خدمت ہے: امام احمدؒ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سلمٰی یا ابو رافع کی بیوی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے شوہر کے مارنے کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں۔ انہوں (عائشہؓ) نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع سے پوچھا "اے ابو رافع! تم دونوں کا معاملہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ یہ مجھے اذیت دیتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے سلمٰی! تو نے اس کو کس چیز کے ساتھ اذیت دی ہے"؟ اس نے عرض کی "میں نے اس کو بالکل اذیت نہیں دی، اصل صورتحال یہ ہے کہ دوران نماز بے وضو ہوئے تو میں نے انہیں کہا اے ابو رافع یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب ان میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے، اس پر انہوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔" یہ (سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا اے ابو رافع! اس نے تو تجھے اچھی بات ہی کا حکم دیا ہے "نیکی کا حکم دینے اور برائی سے

روکنے میں خواتین کی ذمہ داری، ص۱۰۲) اگر عورت خانگی معاملات میں مشورہ دے یا مداخلت کرے یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے خاوند کی روک ٹوک کرے تو اس سے دو تہذیبوں کا ایڈجسٹمنٹ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

ثقافت کیا ہے؟: شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا نے کچھ اس طرح وضاحت کی ہے۔ ''تہذیب وتمدن، خلافت، تربیت، ذہنی ترقی، ظہور انسانیت، اختیار، آداب، رکھ رکھاؤ، یہ ایک مجموعی لفظ ہے جو معاشرت، تہذیب وتمدن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاحی طور پر ثقافت، تہذیب اور تمدن کے معنوں میں فرق ہے۔ ثقافت کے اصطلاحی معنی انسانوں کے طریق زندگی کے ہیں یعنی انسان کیونکر رہتے، ملتے جلتے، کھاتے پیتے، بولتے گاتے، اور سلیقے سکھاتے ہیں۔ گویا مجموعی طور پر طرز معاشرت کو ثقافت کا نام دیا جاتا ہے انگریزی میں اس کے لیے کلچر (Culture) کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہل چلانا یا کھیتی باڑی کرنا کے ہیں۔ اصطلاحا میں اس کے مفہوم میں ذہنی ترقی، اخلاق وآداب، تہذیب وتمدن اور قومی خصوصیات شامل ہوجاتی ہیں۔ [صفحہ ۵۷۱]

اسلام جامع واکمل ضابطہ حیات ہے جو ثقافت کے لغوی اور اصطلاحی معاملات میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اخلاقی، معاشرتی اور تمدنی معاملات میں کوئی ایسا پہلو بھی نہیں ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے اخلاقی تربیت نہ کی ہو۔ مثلاً قرآن نے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے نبی کریم ﷺ نے وضاحت کی ہے کہ وہ باریک اور چست لباس نہ پہنیں، جس سے جسم کی رنگت اور بناوٹ ظاہر ہو۔ اب وہ اپنی استطاعت اور علاقائی رسم ورواج کے مطابق اونی، سوتی، ریشمی لباس پہننے اور سلائی میں آزاد ہیں لیکن فرمان نبوی ﷺ کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مغرب میں عورتیں برہنہ لباس پہن کر سرعام گھومتی پھرتی ہیں۔ جبکہ امام کائنات ﷺ نے فتنہ کے ڈر سے عورتوں کو تنبیہ کی ہے کہ ''کوئی عورت کسی عورت کے سامنے اپنا بدن ننگا نہ کرے'' [بخاری]

آپ خود غور وفکر کریں کہ مغربی ثقافت اور اسلام میں ایڈجسٹمنٹ کیسے ممکن ہے؟! اگر آپ کہیں کہ مغرب کے مثبت پہلو کو اختیار کر لیا جائے اور منفی پہلو سے اجتناب کرلیا جائے۔ گزارش ہے کہ یہی نظریہ اعتدال ڈاکٹر محمود احمد غازی نے جرمنی میں مکالمہ کے دوران پیش کیا تھا تو یورپی دانشوروں نے ایک زبان ہوکر ان کے اخذ وانتخاب کے نظریہ کو ٹھکرا دیا کہ آپ کو چناؤ کا اختیار نہیں بلکہ آپ کو مغربی پیکج جوں کا توں قبول کرنا ہوگا۔ [الشریعہ مارچ 2005ء صفحہ 18، ص 11]

خدانخواستہ اگر ہم اپنی ثقافت کو مغربی ماحول میں ڈھالنے پر راضی ہوگئے تو وحی الٰہی کے احکام مسجد تک محدود ہوجائیں گے۔ ثقافت دین سے جدا نہیں چونکہ خورد ونوش، بود وباش، شادی وغمی، طرز معاشرت، طرز زندگی، غرضیکہ ثقافت کے تمام شعبوں میں بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لیے وحی الٰہی کے اجمالی احکام موجود ہیں اس لیے ثقافت دین اسلام کا جز ہے۔ جدت پسند مفکرین نے عقل ووجدان کو معیار بنا کر اسلامی نظام حیات کے انفرادی واجتماعی اصولوں کو پرکھنا شروع کردیا۔ جو احادیث لادینی نظام کی راہ میں حائل ہوئیں ان کا انکار کردیا محترم سید خالد جامعی، فتنہ انکار حدیث کا تجزیہ کچھ یوں کرتے ہیں ''حقیقت یہ کہ تمام جدیدیت پسند مفکرین کا سب سے پہلا حملہ رسالت مآب کی حیثیت، مقام رسالت، عصمت اور احادیث پر ہوتا ہے کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے اسلامی تہذیب، تاریخ، حکومت اور تمدن کے سرچشمے پھوٹتے ہیں لہٰذا ان سرچشموں کو گول کیے بغیر جدیدیت عالم اسلام میں برگ وبار نہیں لاسکتی''

[جریدہ 29 جامعہ کراچی، ص 92]

جدیدیت سے نہ صرف عوام بلکہ روایت کے داعی علماء بھی متاثر ہوئے، امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ الجامع اصح الکتب بعد از قرآن ہے۔ مولانا مجیب الرحمٰن کاندھلوی نے بخاری ومسلم کو مذہبی داستانیں بنانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ مولانا حافظ حبیب الرحمٰن ڈیروی نے ''ہدایہ علماء کی عدالت'' میں امام بخاریؒ کے پچیس اوہام کے صدور ہونے کا ذکر کیا ہے ''جامع بخاری شریف صحیح نہیں ہے'' (جاری ہے)

[بقیہ فتویٰ: سجدہ تعظیمی شرک ہے یا حرام؟]

اے معاذ سوا خدا کے کسی کے لیے سجدہ لائق نہیں اور دین اور ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا بڑے کبائر سے ہے جو اس کا اعتقاد رکھے وہ گمراہ مفتری ہے اسکے لیے بیان کیا جائے کہ یہ دین اور ثواب نہیں اگر اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے۔'' قریب قریب اسی قسم کی روائتیں مشکوۃ باب عشرہ النساء وغیرہ میں موجود ہیں کہ سجدہ غیر اللہ کو جائز نہیں اگر غیر اللہ کو سجدہ ہوتا تو عورت کو خاوند کیلیے سجدہ کا حکم ہوتا اور مشکوۃ کے اسی باب میں آپکی قبر کو سجدہ کی ممانعت مذکور ہے اور جب آپکو یا آپکی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کے لیے اس کی کس طرح اجازت ہوگی بلکہ مشکوۃ باب القیام میں قیام تعظیمی سے بھی آپ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہوگا؟ خلاصہ یہ کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کے لیے جائز نہیں نہ قیام نہ رکوع، نہ سجدہ، یہی وجہ ہے کہ نماز کی قبروں میں ممانعت ہے تاکہ عبادت قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقۃً قیام یا رکوع یا سجدہ غیر کے لیے کیونکر جائز ہوگا۔

☆..........☆..........☆

دل کی زندگی

قاری حسن سلفی ٹبہ سلطان پور وہاڑی

دل انسانی جسم کا صدر مقام ہے اور اسے جسم میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور اصل زندگی دل کی زندگی ہے طبی طور پر بھی جب دل کی تکلیف ہو تو سارا جسم بے چین ہوتا ہے اور دل اپنا عمل چھوڑ دے تو انسان موت کی آغوش میں جا بستا ہے۔ قرآن کریم میں دل کے لیے چار الفاظ ہیں۔ ۱۔قلب ۲۔فؤاد ۳۔صدر ۴۔نفس

۱۔لهم قلوب لايفقهون بها۔[الاعراف]

۲۔ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئک كان عنه مسئولا۔[بنی اسرائیل]

۳۔الم نشرح لک صدرک۔[الانشرح]

۴۔والق الله وتخفي في نفسک ماالله مبديه وتخشى الناس۔(الاحزاب) دل کی اصلاح کو سارے جسم کی اصلاح کے برابر قرار دیا گیا ہے رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب۔[متفق علیہ]

خبردار! بے شک جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور جب اس میں بگاڑ آجائے تو سارا جسم بگڑتا ہے خبردار وہ دل ہے اور دل ہی وہ عضو ہے جو ہر انسان کے سینے میں صرف ایک ہے دو نہیں۔ آنکھیں، کان، ہونٹ، ہاتھ، پاؤں دو دو ہیں لیکن دل ایک ہے جس میں ہمارے لیے یہ پیغام ہے کہ دل میں محبت بھی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ہی ہونی چاہیے۔ یعنی معبود و مسجود صرف اللہ واحد ہے کوئی دوسرا نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ماجعل الله لرجل من قلبين في جوفه۔[الاحزاب] اللہ کریم نے کسی مرد کے دل میں دو پیٹ نہیں بنائے، اصل زندگی دل کی زندگی ہے دل میں کفر ہو تو منہ سے انسان لاکھ کلمہ پڑھتا بھی پھرے وہ کافر ہی رہے گا بلکہ منافق کہلائے گا اور ”ان المنافقين في الدرک الاسفل من النار۔[النساء]

بے شک منافق جہنم کے نچلے درجے میں ہوں گے اور دل میں ایمان ہو بظاہر انسان کسی مجبوری کی وجہ سے کفریہ کلمہ بھی کہہ دے گا تو کوئی مواخذہ نہ ہو گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: من كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان۔[النحل]

ایمان لانے کے بعد اگر کوئی مجبور ہو کر دل کے مطمئن ایمان کے ساتھ اگر کفر کرے (تو کوئی گناہ نہیں) یہی دل ہے جس کے متعلق قیامت والے دن سوال ہو گا؟ ”ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئک كان عنه مسئولا۔[بنی اسرائیل] بے شک کان، آنکھ اور دل یہ سب لائق سوال ہوں گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دل کی اصلاح کر دے اور ہمارے دلوں کو دین پر ثابت فرما دے ارشاد خداوندی ہے: ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب۔[آل عمران]

اے ہمارے رب تو نہ ٹیڑھا کرنا ہمارے دلوں کو بعد ہدایت کے اور عطا کر ہمیں اپنی طرف سے رحمت' بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے اسکے برعکس جب دلوں میں کج روی آجاتی ہے تو انسان حق کو جھٹلانے لگتا ہے کان، آنکھ ہونے کے باوجود حق سے بہرا اور اندھا ہو جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور۔[الحج] پس آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، لیکن سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ دل کی بصیرت وہ عظیم نعمت ہے جو اللہ رب العالمین نے شب معراج اپنے محبوب پیغمبر جناب محمد ﷺ کو عطا فرمائی حضور سرور کونین کا فرمان ہے: ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم جاء بطست من ذهب ممتلئ من حكمة وايمانا فافرغه في صدري ثم اطبقه۔[صحیح بخاری کتاب الصلوة]

پس میرا سینہ کھولا گیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر ایک ٹب سونے کا لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں ڈالا گیا پھر اس کو بند کر دیا گیا یہ شق صدر والا معاملہ نبی کریم ﷺ کے بچپن میں پیش آیا تھا جب آپ حلیمہ سعدیہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے اس وقت آپ کی عمر تین یا چار سال کی تھی کہ آپ ﷺ کا جبریل نے سینہ چاک کیا پھر دل نکال کر زمزم کے پانی سے دھویا اور دل سے ایک لوتھڑا اتار کر پھینک دیا کہ یہ شیطان کا حصہ تھا۔[الرحیق المختوم، بحوالہ صحیح مسلم کتاب الاسراء

تو یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمائی اسی لیے

قرآن کریم میں فرمایا: الم نشرح لک صدرک کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھولا، یہ شرح صدر ہی دل کی زندگی کا نام ہے

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی اور طور سینا پر شرف ہم کلامی بخشا تو اس وقت حضرت موسیٰ نے یہی دعا فرمائی تھی "رب اشرح لی صدری ○ ویسرلی امری ○ واحلل عقدۃ من لسانی ○ یفقھوا قولی ○ [طہ]

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے، میرا کام آسان کر دے میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں شرح صدر کے لیے ارشاد خداوندی: فمن یرد لہ ان یھدہ ہ یشرح صدرہ الاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کالما یصعد فی السماء [الانعام] اللہ جس بندے کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں اور جس کو گمراہ کرنے کا ارادہ ہو تو اس کا سینہ (دل) تنگ و تاریک کر دیا جاتا ہے گویا کہ وہ چڑھنے والا ہے آسمان پر۔ اس آیت مبارکہ میں شرح صدر کو ہدایت کی بنیاد اور شقاوت قلبی کو ہدایت سے دوری قرار دیا گیا ہے دوسری جگہ مثال بیان کی گئی ہے: افمن شرح اللہ صدرہ الاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اولئک فی ضلل مبین۔ [الزمر]

جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے کیا اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو گئے انہی کے لیے ہلاکت ہے اور یہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ مندرجہ ذیل بالا آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ شرح صدر دل کا ہدایت کے لیے کھل جانا اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے جبکہ دلوں میں کج روی کا پیدا ہو جانا، سیاہ ہو جانا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے غافل ہو جانا، بدبختی و شومئی قسمتی ہے۔ کافروں کے بارے میں اللہ کریم نے فرمایا: ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ○ [البقرہ]

مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ حضرت ابوالجعد الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من ترک ثلاث جمع تھاونا بھا طبع اللہ علی قلبہ۔ [ابوداود]

جس نے بلا عذر شرعی تین جمعے چھوڑے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں دوسری حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لینتھن اقوام عن ودعھم الجمعات اولیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین ○ [مسلم] لوگوں کو جمعہ چھوڑنے سے باز آ جانا چاہیے ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ اللہ رب العالمین بھی انسان کا دل دیکھتے ہیں کہ اس کے دل میں میری محبت اطاعت کتنی ہے اللہ کے نزدیک حسن، مال و دولت، خاندان، کنبہ قبیلہ، اولاد، شہرت و ناموری کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان اللہ لاینظر الی اموالکم واجسادکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔ [صحیح مسلم]

بے شک اللہ تمہارے مال اور تمہارے جسم نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دل اور تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے دلوں کی اصلاح کرنی چاہیے دلوں کو حسد، بغض، کینہ، نفرت بداخلاقی، عداوت و دیگر اخلاق رذیلہ سے پاک کرنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان ھذہ القلوب تصداء کما یصدا الحدید اذا اصابہ الماء قیل یارسول اللہ ﷺ وما جلاء ھا قال کثرۃ ذکر اللہ وتلاوۃ القرآن۔ [مشکوۃ]

بے شک دلوں کو بھی زنگ لگتا ہے جس طرح لوہے کو پانی لگنے کی وجہ سے زنگ لگتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے اترتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کثرت کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے سے اور قرآن مجید کی تلاوت سے۔ اس قرآن مجید کی تلاوت سے دلوں کی اصلاح کیوں نہ ہو یہ وہی قرآن تو ہے جو اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے: علی قلبک لتکون من المنذرین۔ [الشعراء]

آپ کے دل پر ہم نے قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کو ڈرانے والے بن جائیں۔ دوسری طرف شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں کو اللہ کی طرف سے ہٹا کر دنیاوی معاملات اور گناہ میں ڈال دے شیطان کا پہلا وار اسی دل پر ہوتا ہے: الذی یوسوس فی صدور الناس۔ [الناس] وہ شیطان لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔

اس لیے ہمیں اپنے دلوں کی اصلاح کرنی چاہیے جو دل میں خیالات ہوتے ہیں انسان کے اعضاء جوارح وہی کرتے ہیں ہمارے دل کی باتیں وہ "علیم بذات الصدور" اللہ جانتا ہے۔ "یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور" اللہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید جانتا ہے گو کہ امت محمدیہ کے دلوں میں آنے والے برے خیالات پر گرفت نہیں۔ پھر بھی ہمیں اپنے دل کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت میں بسانا چاہیے کہ اصل زندگی تو دل کی زندگی ہے۔ ☆......☆......☆

حنفی مقلد اور اہلحدیث کے درمیان

مکالمہ

قسط: آخری

دعا گو: حافظ راشد منیر تبسم

محمدی......اب میں سمجھ گیا ہوں کہ رسول پاک ﷺ نے اس بے حیائی اور دیوثی کی بناء پر حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے کیا گیا ہو کیوں لعنت بھیجی ہے۔ مجھے تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ فقہ شریف میں حلال اور حرام کو نہیں بلکہ لذت کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ معاف کیجیے! اگر ایسی صورت آپ کی کسی بہن یا قریبی رشتہ دار کے ساتھ پیش آئے تو کیا آپ اس کا حلالہ کروانا برداشت کریں گے؟

حنفی......ذرا ہوش سے بات کر جیسے تیرے مولویوں نے ایک دوسرے کے خلاف گندی زبان استعمال کی ہے ویسے ہی ان کی نقالی میں تو نے بکواس کرنا شروع کر دیا برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

محمدی......بس بس مولانا صاحب میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ لوگ اہلحدیثوں کے خلاف اتنی گندی زبان کیوں استعمال کرتے ہیں اس لیے کہ وہابی مولوی تمہاری خواہشوں کی تکمیل میں بڑی رکاوٹ ہیں اس لیے تو ان پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں تا کہ لوگ ان کی طرف رجوع ہی نہ کریں ابھی تو کرائے کے مرد کی بات کی تو آپ اتنے غصے میں آگئے اگر کرایہ کی عورت کی بات کروں تو کیا بنے گا۔

حنفی ...... کرائے کی عورت سے تمہاری کیا مراد ہے اگر اس کے بعد فقہ شریف کے متعلق کوئی بک بک کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔

محمدی ...... جناب میں تو بک بک نہیں کر رہا فقہ شریف ہی تو بیان کر رہا ہوں لو سنیے! مستاجرہ (کرائے کی عورت) سے زنا کرے تو کوئی حد نہیں۔

حنفی......اس میں شبہ نکاح ہے اس لیے کہ وہ کرائے کی عورت کو اجرت دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ جائز ہے۔

محمدی......یہی بات تو متعہ کے جواز میں شیعہ حضرات کہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا یہ مسئلہ فقہ جعفریہ سے چرایا ہوا ہے۔

حنفی......تم غلط کہتے ہو متعہ کو تو ہم لوگ حرام سمجھتے ہیں پھر ہم نے یہ مسئلہ شیعہ سے کیوں چرایا ہے۔

محمدی......میں غلط نہیں کہتا ہوں تمہاری فقہ میں متعہ کا جواز بھی موجود ہے سنیے! اگر کسی عورت نے بغیر گواہوں کے نکاح کر لیا یا اس کے ساتھ متعہ کر لیا اس کے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح رچا لیا اور ہم بستری بھی ہوئی تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان تمام حالات میں حد نہیں ہوگی اگر چہ وہ کہے میں جانتا ہوں وہ مجھ پر حرام ہے۔ اگر کسی عورت کے ساتھ غیر مشروط نکاح کر لیا لیکن اس کی نیت یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ محدود مدت تک (جس کا اس سے قصد کیا ہے) ٹھہرے گا تو نکاح درست تبیین میں اسی طرح ہے اور اگر شرط پر کسی عورت سے نکاح کر لیا کہ ایک ماہ بعد طلاق دے دے گا تو جائز ہے۔ [بحر الرائق]

جناب مذکورہ تمام صورتیں متعہ کی ہیں تو معلوم ہوا فقہ حنفی میں متعہ کا بھی جواز موجود ہے مولانا صاحب یہ بات بھی یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے اسکا کوئی مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف نہیں مگر ابھی تک آپ نے فقہ حنفی کے مسائل میں قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی چلو کل بات کریں گے۔

حنفی ...... میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا اتنی بات کی کہ مولانا صاحب کا بیٹا گھر میں داخل ہوا جس کی نکسیر جاری تھی اور خون تیزی سے بہہ رہا تھا بیٹے کے سر پر جلدی سے پانی ڈالتا ہے اور خون رک جاتا ہے۔

محمدی......مولانا صاحب بیٹے کو یہ شکایت کتنے عرصہ سے ہے؟

حنفی......تقریباً تین سال ہو گئے جب بھی گرمی میں شدت پیدا ہوتی ہے تو نکسیر کا خون بہنے لگتا ہے۔

محمدی...... تین سال ہو گئے آپ نے اس کا کوئی مستقل علاج نہیں کروایا۔

حنفی ...... بہت علاج کروائے مگر یہ مرض بھی آپ لوگوں کی طرح ڈھیٹ ہے اس پر کوئی اثر نہیں ہے۔

محمدی......تو آپ نے فقہ شریف سے علاج کیوں نہیں کیا؟

حنفی...... ہماری فقہ دینی مسائل بتاتی ہے طبی نہیں۔

محمدی...... آپکی فقہ شریف طبی مسائل بھی بتاتی ہے آپ نے فقہ شریف کو غور سے پڑھا نہیں ہوگا اچھا آپکے پاس فقہ شریف کی کتاب فتاویٰ شامی ہے۔

حنفی ...... کیوں نہیں یہ تو ہماری بڑی معتبر کتاب ہے اس کے مولف ابن عابدین ہمارے متاخرین فقہاء میں بڑے قابل اعتماد ہیں ہم فتاویٰ شامی کو

بڑی معتبر کتاب سمجھتے ہیں۔
محمدی...... یہی کتاب ہے کہ اس کتاب میں اس نامراد مرض کیلیے نسخہ تجویز کیا گیا ہے کہ مریض اپنی پیشانی اور ناک پر پیشاب سے سورۃ فاتحہ لکھے۔
حنفی...... یہ کیا بکواس ہے فقہ شریف قرآن کی ایسی گستاخی نہیں کر سکتی تم جھوٹ بولتے ہو تم غیر مقلد مولوی غلط ملط حوالے دے کر ہماری فقہ سے لوگوں کو متنفر کرتے ہو تمہیں شرم آنی چاہیے۔
محمدی...... جناب آپ بلاوجہ غصے میں آگئے ہیں اہلحدیث فقہ کا حوالہ غلط نہیں دیتے، فتاویٰ شامی تو آپکے پاس موجود ہے دیکھوتو تصدیق ہو جائیگی
حنفی......ادھر ادھر سے چند اوراق الٹ کر بڑے غضب کے ساتھ میں نے کہا تھا نہ تم غیر مقلد سچ نہیں بولتے ہو۔
محمدی...... جناب غصہ تھوکیے اور ٹھنڈے دل سے حوالہ تلاش کریں۔
حنفی...... یہ پکڑ کتاب، خود تلاش کر لے آخر اپنا جھوٹ تسلیم کیوں نہیں کر لیتے
محمدی...... جناب جذبات میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خود دیکھ لیتا ہوں۔ لو جناب عنوان تو اس فہرست سے مل گیا، اب حوالہ آپ خود دیکھ لیں
حنفی...... کتاب سے عنوان دیکھ کر مطلوبہ صفحہ نکالتا ہے اور اس میں ناگہاں موجود ہے اگر کسی شخص کو نکسیر پھوٹتی ہے تو وہ اپنی پیشانی اور ناک پر خون یا پیشاب کے ساتھ سورہ فاتحہ شفاء کی خاطر لکھے تو جائز ہے کوئی حرج نہیں۔
محمدی...... جناب ہمیں آپ لوگوں کی طرف غلط حوالے نہیں دینے آتے۔ آپ کے گھر میں کتنا آسان نسخہ موجود ہے اس پر کوئی زیادہ خرچ بھی نہیں آئے گا اور فقہ پر عمل بھی ہو جائے گا۔
حنفی...... بظاہر تو یہ گمراہی ہے مگر یہ نسخہ ہمارے فقہاء کا تجویز کردہ ہے اس لیے حکومت ضرورت ہوگی جو ہماری عقل سے اوجھل ہے۔
محمدی...... اف ستیاناس ہو ایسی اندھی عقیدت کا اچھا میں چلتا ہوں اگر حوصلہ پڑا تو پھر کل تشریف لاؤں گا۔
حنفی۔ آج تو میں بہت پریشان ہوں کیونکہ ہماری مسجد کے امام نے آج استعفیٰ دے دیا ہے بڑا ذمہ دار آدمی تھا وقت کی پابندی کرتا تھا بروقت اذان دیتا تھا، سارے نمازی مطمئن تھے بڑا سمجھایا کہ استعفیٰ نہ دو لیکن وہ نہیں مانتا
محمدی...... کیا اس کی مقتدیوں سے کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے اس شریف زادے نے امامت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔
حنفی...... نہیں مقتدیوں سے تو کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی، مقتدی اس کا بہت احترام کرتے ہیں، مجھے تو لگتا ہے کہ وہ بھی کسی غیر مقلد کے ہاتھ لگ گیا ہوگا کہتا ہے میں نے سنا ہے کہ ہماری فقہ شریف میں اجرت پر امامت کروانا مکروہ ہے یعنی حرام ہے اس لیے استعفیٰ دے دیا کہ میں آج کے بعد حلال کمائی کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالوں گا۔ میں نے تو اس کو بہت سمجھایا ہے کہ ہمارے بڑے بڑے مشائخ جو تجھ سے کہیں زیادہ فقہ جانتے ہیں وہ بھی تنخواہوں پر گزارہ کرتے ہیں مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔
محمدی...... مجھے تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ فقہ کا نام لینے والے تو بہت ہیں مگر فقہ پر عمل کرنے والا امام پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ تمہارا امام کٹر حنفی معلوم ہوتا ہے، اس نے درمختار سے یہ مقولہ پڑھ رکھا ہوگا کہ ''اس شخص پر ریت کے ذرات کے برابر لعنتیں ہوں جو ابوحنیفہؒ کے ایک قول کو بھی رد کرے'' اسی پر عمل کرتے ہوئے لگتا ہے کہ آپ کے امام صاحب نے استعفیٰ دے دیا۔
حنفی...... چلو جو بھی ہو نیا امام رکھنے میں بھی کوئی الجھن ہو سکتی ہے اس لیے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ منصب میں خود ہی سنبھال لوں، نماز تو پڑھنی ہوتی ہے تو پڑھانے میں کیا حرج ہے۔
محمدی...... سوچ تو اچھی ہے مگر ایک خدشہ ہے کہ فقہ حنفی میں امامت کی شرائط بہت سخت ہیں اور بعض انوکھی بھی ہیں۔
حنفی...... شائد تم غیر مقلدوں نے مبالغہ کیا ہوگا ورنہ امامت کونسا بڑا مسئلہ ہے
محمدی...... مجھے تو لگتا ہے کہ کافی مشکل ہوگی۔ درمختار اٹھا کر لے آؤ یا پھر فتاویٰ شامی ہی پہلی جلد اٹھا کر لے آؤ تفصیل بھی مل جائے گی۔
حنفی...... کتاب نکال کر امامت کی شرائط کا عنوان نکال کر خاموشی سے مطالعہ کرتا ہے۔
محمدی...... مجھے پڑھ کر سنائیں کہ فقہ حنفی میں امامت کی کون کونسی شرائط ہیں
حنفی...... امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو نماز کے احکام کو زیادہ جانتا ہو، وہ شخص جس کی تلاوت اچھی ہو، پھر زیادہ پرہیزگار، پھر اچھے اخلاق والا، پھر خوبصورت چہرے والا، پھر جو نسب میں بہتر ہو، پھر جس کی آواز اچھی ہو، پھر وہ جو سب سے زیادہ مالدار ہو، پھر جس کی بیوی زیادہ خوبصورت ہو، پھر جس کے کپڑے زیادہ صاف ستھرے ہوں، پھر جس کا سر بڑا اور عضو چھوٹا ہو، پھر مقیم مسافر پر مقدم ہے، پھر آزاد غلام پر مقدم ہے۔
[فتاویٰ شامی جلد اص ۳۵۷]
محمدی...... یہ تمام شرائط قرآن کی کون سی آیت یا کون سی حدیث کا نچوڑ ہیں، مجھے تو شرائط پر غور کرنے سے لگتا ہے کہ آپ امامت کے لائق نہیں ہیں۔
حنفی...... کیا بات کر رہے ہو، مجھ میں کون سی کمی ہے۔ نماز کے احکام بھی جانتا ہوں، اچھی تلاوت ہے، اچھا اخلاق ہے، خوبصورت چہرہ، نسب بھی بہتر ہے، آواز بھی اچھی ہے۔
محمدی۔ ماشاء اللہ آپ میں ساری خوبیاں موجود ہیں چلو مجھے بھی جلدی ہے میں چلتا ہوں کیونکہ آپ لوگوں کے ہاں آج حسن کا مقابلہ بھی ہونا ہے۔
حنفی...... حسن کے مقابلے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟
محمدی...... امامت کی شرائط میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس کی بیوی

خوبصورت ہو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ شرط تو تب ہی پوری ہو سکتی ہے جب آپ کے تمام مقتدیوں کی بیویاں ایک لائن میں آپ کی بیوی سمیت کھڑی ہوں تمام مقتدی باری باری چیک کریں اور پھر ایک بورڈ بنے اور وہ اعلان کرے کہ فلاں کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہے یعنی امام اور مقتدیوں کی بیویوں کے درمیان مقابلہ حسن ہوگا تو تب جا کر امامت کا مسئلہ فائنل ہوگا۔

حنفی...... اتنے دن ہو گئے روزانہ فضول بحث چھیڑ لیتے ہو، آج جس مقصد کے لیے تمہیں بلایا تھا اس پر بات ہوگی۔

محمدی...... کیوں نہیں بات شروع کریں۔

حنفی...... ہم آپ کی اصلاح کے لیے یہ دعوت آپ تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ اس دور میں تقلید واجب ہے۔ جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

محمدی...... کیا تقلید کا قرآن وحدیث سے فرض واجب ہونیکا کوئی ثبوت ہے

حنفی...... کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون. تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے، پوچھنے کا نام ہی تو تقلید ہے۔

محمدی...... جناب سوال کرنے کو تو کسی زبان میں بھی تقلید نہیں کہتے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک ﷺ کو حکم دیتے ہیں: "فاسئل" اے نبی ﷺ تو سوال کر تو کیا معاذ اللہ رسول پاک کو بھی تقلید کا حکم ہوا ہے

حنفی...... رسول پاک ﷺ کو تو تقلید کا حکم نہیں ہوا۔

محمدی...... اس کا مطلب ہے: فاسئلوا سے آپ جو تقلید مراد لیتے ہیں وہ غلط ہے کوئی اور آیت پیش کرو۔

حنفی...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اولی الامر کی اطاعت کرو۔

محمدی...... یہاں اطاعت کہا ہے تقلید نہیں کہا اطاعت اور چیز ہوتی ہے اور تقلید اور چیز۔ کیونکہ تقلید بغیر دلیل کے ہوتی ہے اور اتباع با دلیل ہوتی ہے، معلوم ہوا تقلید اتباع نہیں ہے اسلیے یہ آیت بھی تقلید کرنیکے ثبوت میں نہ ہوئی

حنفی...... قرآن وحدیث میں تقلید کا ثبوت نہ ہوتا تو یہ بڑے بڑے مشائخ تقلید کیوں کرتے؟

محمدی...... کیا قرون اولیٰ میں کوئی مشائخ نہیں تھا، جن کے نام پر مذہب چلاتے ہو، ان سے بڑے مشائخ کون ہیں وہ تو اپنی تقلید سے منع کرتے تھے (امام بوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ) ان کی تو [illegible] ہی یہ ہے کہ ان کی تقلید نہ کی جائے میں فقہ کی بات نہیں کرتا میں تو قرآن وحدیث کی بات کرتا ہوں کہ ان میں تقلید کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

حنفی۔ قرآن وحدیث تو عام عوام کو سمجھ میں نہیں آسکتا انکو سمجھنا [illegible] کا کام ہے

محمدی...... کیا فقہ عام لوگوں کو سمجھ آسکتی ہے، تم نے لوگوں کو [illegible] غلط دیا ہے کہ قرآن وحدیث کو سمجھنا عوام کا کام نہیں ہے جسکی وجہ سے عوام تم پر اعتماد کر کے تمہاری غلط ملط بات پر لبیک کہتے ہیں اور تمہاری پیٹ پوجا چل رہی ہے۔

حنفی۔ ان لوگوں کو تقلید کی ضرورت نہیں تھی اسکی ضرورت تب پیش آئی جب اسلام میں مختلف فتنے پیدا ہوئے تا کہ تقلید کے سبب ان فتنوں کو روکا جا سکے

محمدی...... سبحان اللہ، تقلید تو بذات خود امت محمدیہ کے لیے ایک سنگین فتنہ ہے۔ جس کی وجہ سے ایک امت کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئی اور ہر ایک نے اپنے اپنے امام کو قرآن وحدیث سے بھی زیادہ اہمیت دی ہے قرآن وحدیث کو تو چھوڑنا گوارہ کیا مگر امام کے قول کو نہیں چھوڑا۔

حنفی...... غلط کہتے ہو، تقلید نے تو قرآن وحدیث کا تحفظ کیا ہے تقلید نہ ہوتی تو قرآن وحدیث کا پتہ نہیں کیا حلیہ ہوتا۔

محمدی...... جناب آپ شائد حقائق سے واقف نہیں ہیں یا انہیں جان بوجھ کر چھپا رہے ہیں۔ تقلید نے ہی قرآن وحدیث کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی ہے اگر طائفہ منصورہ اہلحدیث نہ ہوتے تو کب سے قرآن وحدیث کی عملی حیثیت ختم ہو چکی ہوتی۔

حنفی...... تجھ سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تیرے دماغ میں تقلید کے خلاف بات بیٹھ چکی ہے اور تو اسی پر اڑا ہوا ہے۔

محمدی...... جناب میں حقیقت کہہ رہا ہوں، مقلدین نے تو مستقلاً اصول بنا رکھے ہیں قرآن وحدیث کو رد کرنے کے لیے کہ لوگ قرآن وحدیث کی طرف رجوع نہ کریں بلکہ ان مولویوں کے گرد ہی منڈلاتے رہیں۔

حنفی...... ہمارے علماء نے اصول تو ضرور بنائے ہیں مگر قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے نہ کہ رد کرنے کے لیے۔

محمدی...... بظاہر یہ پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ اصول فقہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے مگر جب فقہ کا قرآن وحدیث سے ٹکراؤ ہو تو اس وقت یہ اصول قرآن وحدیث کا تحفظ نہیں کرتے بلکہ ائمہ کے اقوال کا تحفظ کرتے ہیں

حنفی...... یہ تیرے سمجھنے میں نقص ہے اصول تو اپنی جگہ صحیح ہیں اس لیے کہ ہمارے ائمہ ناسخ ومنسوخ کو دوسروں کی نسبت زیادہ سمجھتے ہیں۔

محمدی...... معاف فرمائیں، آپ کے ائمہ کہہ رہے ہیں کہ ہر وہ آیت یا حدیث جو ہمارے آئمہ کے خلاف آئے اس کو منسوخ سمجھا جائے گا (اصول کرخی) جس کا مطلب ہے کہ وہ منسوخ ہے نہیں بلکہ ایسا سمجھا جائے گا اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ناسخ منسوخ کا اختیار تمہارے علماء نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے جو کسی صحابی کو بھی [illegible] اصل نہیں تھا۔

حنفی...... میں نہ مانوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ آخری بات پیش کرتا ہوں کہ اگر اس فقہ کی بڑی خوبی تو یہ ہے کہ پورے عالم میں اس کے ماننے والے موجود ہیں اور اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ اگر باقی تمام مذاہب

والے بھی مل جائیں تو اس تعداد کو نہیں پہنچ سکتے۔اصل میں جب کوئی شخص اس فقہ کو اپنا مذہب بناتا ہے تو خود بخود اسکی خوبیوں سے واقف ہو جاتا ہے

محمدی...... جناب مجھے آپ اس کی بات سے بھی اتفاق نہیں کہ فقہ حنفی پر عمل کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض پروپیگنڈہ ہے۔فقہ حنفی کے چند مسائل جو بظاہر مسلک اہلحدیث کے خلاف ہیں صرف ان پر عمل ہوتا ہے باقی صرف کتابوں میں مسطور ہے اس کی مثال آپ ہی میرے سامنے موجود ہیں میں نے کوا، چمگادڑ، اور سانپ کھانے کو کہا تو آپ ان اشیاء کو اپنی فقہ کے مطابق حلال سمجھتے ہوئے بھی کھانے کو تیار نہیں ہوئے جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ فقہ متروک ہو چکی ہے اگر نہیں تو آج ہی اس پر عمل کر کے دکھاؤ، دوسری بات آپ تسلیم کرتے ہیں کہ فقہ میں امامت کروانے پر تنخواہ لینی حرام ہے لیکن سب ہی بلا چوں و چرا تنخواہیں وصول کرتے ہیں۔اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس فقہ کے ماننے والے سب سے زیادہ ہیں تو یہ کوئی دلیل والی بات نہیں بلکہ معاملہ قرآن سے اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وقلیل من عبادی الشکور، اللہ کے شکرگزار بندے کم ہی ہوتے ہیں، حق والوں کی تعداد کم ہی ہوتی ہے۔اگر کوئی اور خوبی ہے تو بیان کرو۔

حنفی......تو نے میری کوئی بات تسلیم کرنی ہی نہیں اگر تم تاریخ سے کچھ لگاؤ رکھتے ہو تو تمہیں ضرور پتہ ہوگا کہ عالم اسلام کے اکثر بادشاہ حنفی ہوئے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس مذہب میں کوئی بڑی خوبی ہے جس کی بناء پر سلاطین اسلام بھی حنفی مذہب کو ماننے والے تھے۔

محمدی...... میں آپ کی یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ اکثر سلاطین حنفی مذہب کے پیروکار تھے اور حنفیت پھیلنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ بادشاہوں کا مذہب رہا ہے لیکن وہ اس مذہب کی خوبی کی بنا پر حنفی نہیں تھے بلکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ فقہ موم کی مانند ہے نظریہ ضرورت کے تحت اس کو ہر طرف موڑا جا سکتا ہے۔ ثانیاً اس مذہب نے بادشاہوں کو ہر قسم کی کھلی آزادی دے رکھی ہے جو چاہیں وہ کریں ان پر کوئی حد نہیں جیسا کہ فقہ حنفی میں مرقوم ہے بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں۔[فتاویٰ عالمگیری]

حنفی......کیا بکواس کر رہے ہو ہمارے مذہب میں کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ مذہب مرتب شدہ ہے جس میں کسی تغیر و تبدل کی اجازت نہیں ہے۔

محمدی...... لگتا ہے آپ نے فقہ کے چند اختلافی مسائل ہی پڑھے ہیں ورنہ یہ تو بہت سے فقہاء کی رائے ہے کہ حسب ضرورت فتویٰ میں تغیر آ سکتا ہے۔

حنفی...... ویسے ہی بک بک نہ کر ہمارے فقہاء پر ایسے الزامات لگانے سے پہلے تجھے شرم آنی چاہیے تھی۔

محمدی...... جناب آپ تو بلاوجہ غصہ میں آگئے ہیں آپ قاضی ابو یوسف سے تو واقف ہوں گے جن کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر قاضی ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا نام نہ ہوتا جب یہ عالم اسلام کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) بنے تو حاکم وقت کی ہر جائز و ناجائز خواہش کی تائید کرتے رہے اور اس کے جواز کا فتویٰ صادر فرماتے رہے۔

حنفی۔ذرا ہوش سے بات کرو انہوں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت کیلیے وقف کی تھی۔بھلا وہ حکمرانوں کے غلط خیالات کی تائید کر سکتے تھے؟

محمدی...... محترم ایسے ہی ہوا ہے آپ حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتے آپ کے پاس تاریخ الخلفاء سیوطی تو ہوگی، صفحہ نمبر ۲۲۲ نکال کر میری بات کی تصدیق کر لیں۔اب مجھے اجازت دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں جذبات میں آ کر فقہ حنفی کی سیر کروانا شروع کر دوں، نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جائے گی۔ اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو معاف کر دینا، جاتے جاتے یہی نصیحت کروں گا کہ اپنی زندگی کو تقلید کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ضائع کرنے کی بجائے کتاب وسنت کی ضیا پاشیوں سے منور کر کے اپنی نجات اخروی کا سامان پیدا کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

[بقیہ: تفسیر سورہ البقرہ]

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل: 1۔اللہ تعالیٰ ہی صاحب قدرت اور مختار کل ہے وہ جو چاہے کر گزرے کوئی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔

2۔حضرات انبیاءؑ پیغام الٰہی پہنچانے میں ہر قسم کی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے اس راستہ میں پیش آنے والی پریشانیوں پر صبر واستقامت سے کام لیتے ہوئے انہیں قبول کیا۔3۔قوموں کی مخالفت جب انتہا کو پہنچی تو اللہ نے انبیاء کرامؑ کو ہجرت کا حکم دیا یا پھر اس قوم کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

4۔عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ اٹھا لینا بھی ایک طرح سے دنیا سے آسمان کی طرف ہجرت ہے۔5۔عیسیٰؑ قرب قیامت دوبارہ زمین پر آئینگے عدل کو قائم اور خنزیر کو قتل کرتے ہوئے جزیہ کو ختم کرینگے مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ اس مال کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا بوقت نزول ہلکے زرد رنگ کی دو چادریں پہنے ہوئے ہونگے اور انکے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا دجال کو قتل کرینگے اور اسلام انکے ہاتھ سے غلبہ حاصل کریگا۔6۔زمین میں چالیس سال ٹھہرینگے پھر فوت ہونگے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

7۔لفظ متوفی مشترک ہے اور اسکے لغت میں مختلف معنیٰ ہیں لیکن اس آیت میں یہ روح اور جسم سمیت آسمان پر اٹھا لینے کے لیے استعمال ہوگا۔

8۔اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے اسی لیے تمام تدابیر کے باوجود لوگ عیسیٰؑ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

9۔مسلمانوں کے غالب ہونیکے لیے اللہ نے صدق ایمان کی شرط رکھی ہے

مولانا اسحٰق بھٹی..........ایک عہد ساز شخصیت

عبدالرشید عراقی

مولانا بھٹی صاحب کی شخصیت:

پروقار شخصیت، سفید لباس، مناسب قد، پیکر اخلاق ہے۔ میں نے پہلی بار بھٹی صاحب کو 1955ء میں دفتر الاعتصام شیش محل روڈ لاہور میں دیکھا تھا بعد میں ان سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوتی رہی جب بھی ان سے ملاقات ہوئی بڑی محبت خندہ پیشانی سے ملتے چائے پلاتے حال احوال دریافت کرتے۔ مولانا بھٹی صاحب اپنے دم سے ایک عہد ساز شخصیت ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک انجمن اور ادارہ ہیں کے دم قدم سے دنیائے علم وادب میں روشنی پھیلی ہوئی ہے وہ برصغیر (پاک وہند) کی جماعت اہلحدیث کی ایک قیمتی متاع ہیں۔

بھٹی صاحب ایک نہایت اصولی، راست گو، راحت باز، حق پسند اور مرنجاں مرنج طبیعت کے نیک سیرت بزرگ ہیں۔ سلاست طبع کی نعمت انہیں وافر ملی ہے اسی سبب سے وہ مخالفت کے طوفان اور حالات کے ہیجان میں بھی کبھی تناسب وتوازن سے محروم نہیں ہوئے۔ بھٹی صاحب اپنوں اور بیگانوں کو کھلے دل سے داد دیتے ہیں بڑے فیاض واقع ہوئے ہیں اور اسکی شہادت ان کی تصانیف بزم اورار جمنداں، نقوش عظمت رفتہ، کاروان سلف، قافلہ حدیث، دبستان حدیث، قصوری خاندان، ارمغان حنیف، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، تذکرہ صوفی محمد عبداللہ اور میاں عبدالعزیز مالواڈا میں مل سکتی ہے۔

مولانا بھٹی صاحب میں ایک صفت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے کہ وہ کسی سے کینہ اور بغض نہیں رکھتے۔ ان کی شخصیت ترغیبات دنیاوی سے بلند ہے اور آج تک وہ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں ہوئے موصوف اپنے مسلک اہلحدیث میں متشدد ہیں اور حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت برداشت نہیں کرتے اور کبھی بھی حدیث کے معاملہ میں نرم گوشہ اختیار نہیں کیا۔ بھٹی صاحب کی ایک خاص صفت ان کی سادہ مزاجی، تواضع اور بے تکلفی ہے بھٹی صاحب کی وضع داری بھی قابل ذکر ہے جس سے ایک دفعہ تعلقات قائم ہوگئے وہ بدستور قائم ہیں اور ان میں آج تک ذرہ فرق نہیں رہا (مولانا محمد رمضان یوسف سلفی صاحب اس کی شہادت دیں گے) لاہور نے اپنی زندگی میں لکھوکھا علماء دیکھے ہوں گے لیکن ایسا جامع کمالات عالم دین، مورخ، اور ادیب نہیں دیکھا ہوگا جس کی زبان تسنیم وکوثر کی طرح پاک ونفع بخش اور قلم نہایت سادہ وزود اثر اور سحر انگیز، جس کے فکروشعور کے سامنے ہمالیہ کی بلندیاں بھی خم ہوں حقیقت یہ ہے کہ مولانا بھٹی صاحب اس دور میں علماء اہلحدیث میں بلند مرتبہ ومقام کے حامل ہیں

مولانا اسحٰق بھٹی قدرت کی طرف سے اچھے دل ودماغ لے کر پیدا ہوئے ہیں، روشن فکر، دردمند دل اور سلجھا ہوا دماغ پایا جاتا ہے ذہین وذکاوت کے ساتھ اللہ نے حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا ہے ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے تاریخ پر گہری اور تنقیدی نظر رکھتے ہیں ملکی سیاسیات سے پوری طرح باخبر ہیں اور اس میں اپنی ناقدانہ رائے رکھتے ہیں قلم برداشتہ تحریروں میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے تحریر میں برجستگی، سلاست اور روانی ہوتی ہے ان کی تحریر بڑی سادہ اور حشو وزوائد سے پاک ہوتی ہے مشکل اور دقیق الفاظ بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ مولانا بھٹی صاحب علمائے اہلحدیث میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا محمد حنیف ندوی رحم اللہ اجمعین کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں اور ان چاروں علمائے کرام کے علم وفضل، فہم بصیرت اور انکی ذہانت وفطانت کے معترف ہیں ان چاروں علمائے کرام میں ان کی زیادہ رفاقت مولانا حنیف ندوی سے رہی ہے جو تقریبا 40 سال تک محیط ہے مولنا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی اور مولانا عطاء اللہ حنیف کے حالات بھٹی صاحب نے اپنی کتاب ''نقوش عظمت رفتہ'' میں لکھے ہیں اور مولانا محمد حنیف ندوی کے حالات بھٹی صاحب نے اپنی کتاب ''قافلہ حدیث'' میں تحریر کیے ہیں اور ان علمائے کرام کے علمی تبحر اور ان کی سیرت وکردار پر بڑے عمدہ انداز میں تبصرہ کیا ہے بھٹی صاحب میں یہ خصوصیت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے کہ علم اور تقویٰ جن حضرات میں انہیں نظر آتا ہے وہ بڑی فیاضی کے ساتھ اس کا اعتراف کرتے ہیں بزرگوں اور دوستوں سے تعلق ہی نہیں بلکہ اپنے عقیدت مندوں تک کے معاملہ میں ان کا یہی رویہ ہے۔ بھٹی صاحب کی شخص محتاج تعارف نہیں برصغیر (پاک وہند) کا علمی طبقہ ان کی شخصیت سے بخوبی واقف ہے بھٹی صاحب نے جو علمی خدمات انجام دی ہیں جس کے فیوض وبرکات سے ہزارہا افراد مستفیض ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں جن کو تاریخ کبھی فراموش نہ کرسکے گی۔

بھٹی صاحب کی شخصیت کو اگر چند لفظوں میں نمایاں کرنے کی کوشش کیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ''موصوف ایک بیدار مغز، مدبر، مفکر،

دانشور، مصنف، صحافی، ادیب، مبصر، نقاد، مورخ، محقق، تذکرہ نگار، تبحر عالم ہونے کے ساتھ ہی مخلص وفعال رہنما بھی ہیں۔'' مولانا اسحٰق بھٹی صاحب بحیثیت مصنف برصغیر (پاک وہند) میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں آپ ہر موضوع پر لکھتے ہیں لیکن تذکرہ نویسی میں آپ کو جو مقام حاصل ہے وہ شاید کسی دوسرے مصنف کو کم ہی حاصل ہوگا۔ بھٹی صاحب اپنے منفرد اسلوب شگفتہ بیانی کے لیے علمی حلقوں میں کافی مقبول ہیں انکی تحریروں میں گہرائی بھی ہے اور فکری صلابت بھی۔

حافظہ اتنا قوی اور قلم اتنا سیال ہے کہ معلومات کا دریا موجیں مار رہا ہوتا ہے اور شخصیت اپنے پورے وجود کے ساتھ چلتی پھرتی محسوس ہوتی ہے۔ اخلاق وعادات کے لحاظ سے مولانا بھٹی صاحب ایک کریم النفس اور شریف الطبع انسان ہیں اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے ہیں دوستوں کے دکھ میں شریک ہوتے ہیں ان کی راحت وتکلیف کا خیال رکھتے ہیں بہت زیادہ خوددار بھی ہیں عفاف واستغناء کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

طبیعت میں قناعت ہے جاہ وریاست کے طالب نہیں ہیں کریمانہ اخلاق مستودہ صفات کے حامل ہیں۔ مولانا بھٹی صاحب امیر مینائی کے تصوراتی شعر کی صحیح معنوں میں عملی تفسیر ہیں۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

٭ بھٹی صاحب اصلی معنوں میں انسانی اخوت کا مجسمہ اور نکھرا ہوا نمونہ ہیں غرضیکہ بھٹی صاحب نہایت دردمند، اچھے دانشور، مخلص صلاح کار، اور گہری سوجھ بوجھ کے انسان ہیں جتنا انہیں قریب سے دیکھا ہے خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے اور کتاب وسنت اور مسلک اہلحدیث کی مزید خدمت کا موقع عطا فرمائے آمین۔

☆......☆......☆

پاکستانی، کشمیری اور بھارتی مسلمانوں کے مجرم بھارت کا علاج صرف اور صرف جہاد ہے

حافظ محمد شعیب اکرم ...... متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

بھارت اس وقت کشمیر اور بلوچستان کے علاوہ ہمارے دریاؤں پر بھی بہت بڑی ڈاکہ زنی کا مرتکب ہو رہا ہے، سندھ طاس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ نہ صرف ہمارے تمام دریاؤں پر 93 کے قریب ڈیموں کے منصوبہ جات پر عمل پیرا ہے بلکہ بچے کھچے پانی کو بھی چوری کرنے کے لیے اس نے عالمی چوری کا بڑا منصوبہ بنایا ہوا ہے وہ 212 ارب ڈالر کی خطیر رقم خرچ کر کے مقبوضہ جموکشمیر میں ہمارے تمام دریاؤں کے ماخذوں پر سرنگیں بنا رہا ہے اور پھر وہ یہاں سے تمام پانی کھینچ کر سیدھا بھارت کے اندر لے جا رہا ہے۔ ظلم کی انتہاء یہ ہے کہ ایک طرف بھارت پانی کی اتنی بڑی عالمی چوری کر رہا ہے دوسری طرف وہ جن علاقوں میں ان دریاؤں پر ڈیم اور سرنگیں تعمیر کر رہا ہے اس علاقے کے مسلمانوں کو بھی ایک بوند پانی دینے کو تیار نہیں حالانکہ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے آئے روز یہاں اجتماعی قبروں کی خبریں آرہی ہیں اور اب انتہا یہ ہے کہ جب کمسن کشمیری نوجوان ان مظالم کے خلاف فورسز پر پتھراؤ کرتے ہیں تو ان پر ملک کے خلاف جنگ چھیڑنے یعنی بغاوت تک کے مقدمات حکومت قائم کر رہی ہے جسکی سزا کئی سال قید یا پھانسی بھی ہوسکتی ہے بھارت کے اس ظلم پر کوئی بات نہیں کرتا۔

بھارت کے اندر مسلمانوں کے ساتھ بھی ہندو ظالمانہ سلوک روا رکھے ہوئے ہے۔ آج انہیں دہشت گردی کے مقدمات میں گھسیٹا جا رہا ہے حد یہ ہے کہ ہندوؤں نے وہاں کے مسلمانوں پر اس قدر دباؤ بڑھایا ہوا ہے کہ مقدمات میں ملوث مسلمان اپنا وکیل تک نہیں کر سکتے اور جو وکیل بنتا ہے اسے ہندو تنظیمیں قتل کروا دیتی ہیں۔ ہندو بنیا نے مذاکرات کو جس طرح ''مذاق رات'' بنایا ہوا ہے اس کی اصل وجہ اس کا حد سے بڑھا ہوا تکبر ہے اور ایسے وگڑوں تگڑوں کا علاج قرآن صرف جہاد ہی بتایا ہے۔ ہندو بنئے کا جب تک جہاد کے ڈنڈے سے دماغ درست نہ ہوگا وہ ہمیں اسی طرح جل دیتا رہے گا اور تمام ظلم خود کر کے الٹا خود مظلوم بھی بنا رہے گا چنانچہ امریکہ نے بھارت کو اشارہ کیا کہ چلو حسب سابق ایک بار پھر نام نہاد مذاکرات کرلو ہم اس طرح پاکستان کو یقین دہانی کرا دیں گے کہ اب تمہیں بھارت کا کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے لہٰذا اب پاکستان اپنی تمام تر فوج اور پوری قوت صرف اور صرف افغانستان کے سرحدی علاقوں پر مرکوز کردے۔

عالمی شیطانوں کے اس مذموم منصوبے کو پاکستان سمجھنے کی کوشش کرے، بھارت کے ساتھ مذاکرات کی آڑ میں اپنی مشرقی سرحدوں سے کبھی بھی غافل نہ ہو جائے بلکہ ہمیں اپنی فوج کو مغربی سرحدوں سے مکمل طور پر واپس بلانا چاہیے اور اپنی تمام تر قوت کو بھارت کی سازشوں کا توڑ کرنے، مظلوم کشمیری بھارتی مسلمانوں کی مدد کرنے اور اپنے دریاؤں کا پانی چھڑوانے پر لگانی چاہیے۔ بھارت کا آج ایک بھی مطالبہ مانا گیا تو وہ مطالبات کی نئی لسٹ پکڑا دے گا ممبئی حملے تو آج ہوئے ہیں جن کو وہ بہانہ بنا رہا ہے اس سے پہلے وہ آٹھ سال تک مسئلہ کشمیر پر وہ کیوں ٹال مٹول کرتا رہا ہے اس لیے بھارت کو خوش کرنے کے لیے معمولی سی غلطی بھی نہیں کرنی چاہیے ورنہ ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعتی خبریں

الجامعۃ السلفیہ اسلام آباد میں دوسرا ''آل پاکستان مسابقہ حفظ وفہم الحدیث'' کا انعقاد

دین اسلام کی اساس ''وحی'' پر ہے اور قرآن کے علاوہ ''حدیث رسول ﷺ بھی ''وحی'' ہے۔امت کے ذہین وفطین رجال نے ہر دور میں اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور حفظ وضبط کی نا قابل یقین روشن مثالیں قائم کیں۔اسلاف کے اس عظیم الشان مشن کو آگے بڑھانے کے لیے اور اس تابناک سلسلہ کو موجودہ دور میں قائم کرنے کیلیے ملک بھر کے سلفی مدارس کے طلباء کے مابین ''دوسرا آل پاکستان مسابقہ حفظ وفہم الحدیث'' مورخہ 25اپریل 2010ء بروز اتوار کو ''جامعہ سلفیہ اسلام آباد'' میں منعقد کیا گیا جسمیں ملک بھر کے سلفی دینی مدارس کے طلباء نے شرکت کی ان مدارس کے نام یہ ہیں: 1۔الجامعۃ السلفیہ H-8 اسلام آباد 2۔جامعۃ الحرمین الحدیث (افشاں کالونی ریج روڈ، پشاور روڈ راولپنڈی) 3 جامعہ محمدیہ (جی ٹی روڈ گوجرانوالہ) 4۔الجامعۃ الاسلامیہ السلفیہ نصر العلوم (عالم چوک گوجرانوالہ) 5۔دار العلوم جامعہ اسلامیہ سلفیہ اہلحدیث (جامع مسجد مکرم، ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ) 6۔جامعہ ابی ہریرۃ الحدیث (جامع مسجد محمدی اہلحدیث ، کوٹ بھونید اس گوجرانوالہ) 7۔مدرسہ دار الحدیث اوکاڑہ 8۔جامعہ لاہور الاسلامیہ (ماڈل ٹاؤن لاہور) 9۔مرکز المودۃ الخیری (ڈیرہ غازی خان) 10۔جامعۃ الشیخ جمیل الرحمٰن للدعوۃ الاسلامیۃ الحدیث (جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ،صوابی) 11۔جامعہ تقویۃ الاسلام السلفیہ (کھلابٹ ٹاؤن شپ، کہکہ، ہری پور ہزارہ)

اس مسابقے میں جامعہ سلفیہ ہی کے دوطلباء محمد زین عرفان اور محمد شفیق نے بالترتیب اول اور دوم پوزیشن حاصل کی۔تیسری پوزیشن جامعۃ الحرمین راولپنڈی کے طالبعلم سید اسامہ زیدی بن سید طالب الرحمٰن شاہ نے حاصل کی ،اس مسابقہ میں درجہ بالا گیارہ (11) مدارس کے 26 طلبہ شریک ہوئے ،تمام شرکاء مسابقہ میں انعامات تعریفی اسناد تقسیم کی گئی۔جبکہ اول دوم اور سوم آنے والے طلباء میں بالترتیب 10-000، 7-000 ، 5-000 روپے نقد انعام سے نوازا گیا دیگر سات پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو ایک ایک ہزار روپیہ انعام دیا گیا۔[سید کلیم حسین شاہ، الجامعۃ السلفیہ H-8 اسلام آباد]

دعائے مغفرت

پروفیسر عبدالجبار شاکر (مرحوم) کے بہنوئی اور حضرت مولانا محی الدین بھٹی کے بڑے بھائی (سعید احمد خان) مورخہ 10-4-16 بروز جمعۃ المبارک دن 12 بجے اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند تھے، خوش اخلاق،ملنسار اور مخلوق خدا کے ساتھ محبت کرنے والے انسان تھے مرحوم نے 61 برس کی عمر میں وفات پائی۔مرحوم نے اپنے سوگواران میں 4 بیٹے ،3 بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔مرحوم کی نماز جنازہ پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر سلفی صاحب نے پڑھائی۔قارئین دعافرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطافرمائے۔آمین

[حاجی محی الدین بھٹی ایم اے اسلامیات حسین خانوالہ چک نمبر 8 چونی ضلع قصور 0346-6437355 / 049-2570155]

جامعہ محمدیہ میں خطبات جمعۃ المبارک

مرکز اہلحدیث جامعہ محمدیہ چھپڑ بازار چکوال شہر میں خطبات جمعۃ المبارک 14 مئی کا خطبہ جمعہ مولانا محمد نواز چیمہ آف گوجرانوالہ 21 مئی کا خطبہ جمعہ حافظ شیخ محمد فاروق ایم اے،اسلام آباد 28 مئی کا خطبہ جمعہ مولانا منظور احمد گوجرانوالہ ارشاد فرمائیں گے۔(انشاءاللہ) خطبہ 12:15 بجے شروع ہوگا۔مستورات کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا

[الداعی الی الخیر: مرکزی جمعیت اہل حدیث (رجسٹرڈ) چکوال شہر]

دعائے صحت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید ارشد خطیب جامع مسجد بھوئے آصل ضلع قصور فالج کے عارضہ میں صاحب فراش ہیں۔جماعتی احباب سے اپیل ہے کہ ان کی صحت یابی کے لیے دعافرمائیں۔

[قاری نذیر احمد قصوری 0346-4088526]

مبارکباد

جامع مسجد طیبہ اہلحدیث الحدید بازار لاہور کے خطیب قاری عمران یوسف میر محمدی کے دوصاحبزادوں حافظ علی اور حافظ عثمان نے حفظ قرآن پاک مکمل کرلیا ہے۔اس موقع پر 24اپریل بروز ہفتہ کو بعد نماز مغرب الشیخ قاری المقری محمد ادریس عاصم نے فضیلت قرآن کے حوالے سے خطاب کیا۔اس پروگرام میں قاری عبدالودود عاصم، قاری حبیب اللہ ساقی، قاری ابوبکر عاصم، قاری نذیر احمد قصوری اور مشتاق احمد میر محمدی نے شرکت کی۔ قاری عبدالودود عاصم نے نماز عشاء کی امامت کرائی، تمام احباب نے اس بابرکت موقع پر قاری عمران یوسف کو مبارکباد دی۔[قاری نذیر احمد قصوری 0346-4088526]

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون دفتر مرکزی (042) 5854010
فون دفتر رسالہ 6581025 (042) تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

جماعت اہل حدیث کا معروف قدیم تعلیمی ادارہ

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

کتاب وسنت اور سلف صالحین کی روایات کا علمبردار

تمام احباب جانتے ہیں کہ جامعہ اہل حدیث لاہور جماعت اہلحدیث کا قدیم ترین دینی ادارہ کتاب وسنت کی تعلیم وترویج میں مصروف عمل ہے جس میں اس وقت تقریباً تین صد طلبا زیر تعلیم ہیں ان کی تعلیم وتربیت کے لیے 22 محنتی اور قابل اساتذہ کرام مامور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعہ ہذا مندرجہ ذیل شعبوں پر مشتمل ہے۔ (۱) تحفیظ القرآن (۲) شعبہ تجوید وقراءت (۳) درس نظامی (۴) وفاق المدارس (۵) دارالافتاء (۶) تصنیف وتالیف (۷) فن مناظرہ (۸) دعوت وارشاد (۹) کمپیوٹر (۱۰) میٹرک، ایف اے تا بی اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست ہے۔

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچ جس میں طلبا کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 55 لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔ اس لیے

گندم کی کٹائی کے موقع پر احباب سے خصوصی اپیل کی جاتی ہے

کہ عشر نکالتے وقت جامعہ کے طلباء کے لیے زیادہ سے زیادہ حصہ پہنچا کر اجر عظیم حاصل کریں، تا کہ حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کا لگایا ہوا پودا پھلا پھولا رہے اور تا ابد قائم ودائم رہے۔

اللہ کریم ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے۔ آمین

حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
فون: 7670968 / 042-7656730 فیکس: 042-7659847